نام کتاب	:	السَّیفُ الجَلی علٰی مُنکرِ وِلایۃِ علِیّ
مؤلف	:	ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	عبدالجبار قمر، عبدالستار، محمد فاروق رانا (منہاجینز)
ترجمہ	:	ممتاز الحسن باروِی، شبیر احمد جامی (منہاجینز)
کمپوزِنگ	:	عبدالخالق بلتستانی، بصیر احمد
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹیٹیوٹ www.Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت اوّل تا ششم	:	مارچ 2002ء تا جولائی 2004ء (14,400)
اِشاعتِ ہفتم	:	اکتوبر 2004ء (1100)
اِشاعتِ ہشتم	:	مارچ 2005ء
تعداد	:	1,100
قیمت	:	-/50 روپے

❁❁❁

نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو/ ویڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے **تحریکِ منہاج القرآن** کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلیکیشنز)

sales@minhaj.biz

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

وَ الْآلِ وَ الصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ

أَهْلِ التُّقٰی وَ النُّقٰی وَ الْحِلْمِ وَ الْکَرَمِ

﴿ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۹۷۰-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں وکشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقدّمہ

آج ۱۸ ذی الحج ہے، جس دن حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع سے مدینہ طیّبہ واپسی کے دوران غدیرِ خُم کے مقام پر قیام فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہجوم میں سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ اُٹھا کر اعلان فرمایا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

یہ اعلانِ ولایتِ علی رضی اللہ عنہ تھا، جس کا اطلاق قیامت تک جملہ اہلِ ایمان پر ہوتا ہے اور جس سے یہ امر قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جو ولایتِ علی رضی اللہ عنہ کا منکر ہے وہ ولایتِ محمدی ﷺ کا منکر ہے۔ اِس عاجز نے محسوس کیا کہ اس مسئلہ پر بعض لوگ بوجہِ جہالت متردّد رہتے ہیں اور بعض لوگ بوجہِ عناد و تعصّب۔ سو یہ تردّد اور اِنکار اُمّت میں تفرقہ و اِنتشار میں اِضافہ کا باعث بن رہا ہے۔ اندریں حالات میں نے ضروری سمجھا کہ مسئلۂ وِلایت و اِمامت پر دو رِسالے تالیف کروں: ایک بعنوان 'السَّيفُ الجَلِي عَلٰى مُنكِرِ وِلايةِ عَلیّ رضی اللہ عنہ' اور دُوسرا بعنوان 'القولُ المُعتبَر فِي الإمام المُنتظَر'۔ پہلے رسالہ کے ذریعے فاتحِ ولایت حضرت اِمام علی علیہ السلام کے مقام کو واضح کروں اور دوسرے کے ذریعے خاتمِ وِلایت حضرت اِمام مہدی علیہ السلام کا بیان کروں تاکہ جملہ شبہات کا اِزالہ ہو اور یہ حقیقت خواص و عوام سب تک پہنچ سکے کہ ولایتِ علی علیہ السلام اور ولایتِ مہدی علیہ السلام اہلِ سنت و جماعت کی معتبر کتبِ حدیث میں روایاتِ متواترہ سے ثابت ہے۔ میں نے پہلے رسالہ میں حدیثِ نبوی ﷺ کی اکیاون (۵۱) روایات پوری تحقیق و تخریج کے ساتھ درج کی ہیں۔ اِس عدد کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اِمسال اپنی عمر کے ۵۱ برس مکمل کئے ہیں، اس لئے

حصولِ برکت اور اِکتساب خیر کے لئے عاجزانہ طور پر عددی نسبت کا وسیلہ اِختیار کیا ہے تاکہ بارگاہِ علی المرتضیٰ ﷛ میں اِس حقیر کا نذرانہ شرفِ قبولیت پا سکے۔ (آمین)

اَب اِس مقدّمہ میں یہ نکتہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ کی ذاتِ مقدّسہ سے تین طرح کی وراثتیں جاری ہوئیں:

- خلافتِ باطنی کی روحانی وراثت
- خلافتِ ظاہری کی سیاسی وراثت
- خلافتِ دینی کی عمومی وراثت

- خلافتِ باطنی کی روحانی وراثت اہلِ بیتِ اطہار کے نفوس طیّبہ کو عطا ہوئی۔
- خلافتِ ظاہری کی سیاسی وراثت خلفاءِ راشدین کی ذوات مقدّسہ کو عطا ہوئی۔
- خلافتِ دینی کی عمومی وراثت بقیہ صحابہ و تابعین کو عطا ہوئی۔

خلافتِ باطنی نیابتِ محمدی ﷺ کا وہ سرچشمہ ہے جس سے نہ صرف دینِ اسلام کے روحانی کمالات اور باطنی فیوضات کی حفاظت ہوئی بلکہ اس سے اُمّت میں ولایت و قطبیت اور مُصلحیت و مجدّدیت کے چشمے پھوٹے اور اُمّت اِسی واسطے سے روحانیتِ محمدی ﷺ سے فیضاب ہوئی۔ خلافتِ ظاہری نیابتِ محمدی ﷺ کا وہ سرچشمہ ہے جس سے غلبۂ دینِ حق اور نفاذِ اسلام کی عملی صورت وجود میں آئی اور دینِ محمدی ﷺ کے تمکّن اور زمینی اقتدار کا سلسلہ قائم ہوا۔ اِسی واسطے سے تاریخِ اِسلام میں مختلف ریاستیں اور سلطنتیں قائم ہوئیں اور شریعتِ محمدی ﷺ نظامِ عالم کے طور پر دُنیا میں عملاً متعارف ہوئی۔

خلافتِ عمومی نیابتِ محمدی ﷺ کا وہ سرچشمہ ہے جس سے اُمّت میں تعلیماتِ اسلام کا فروغ اور اعمالِ صالحہ کا تحقّق وجود میں آیا۔ اِس واسطے سے افرادِ اُمّت میں نہ صرف علم و تقویٰ کی حفاظت ہوئی بلکہ اخلاقِ اِسلامی کی عمومی ترویج و اشاعت جاری رہی، گویا:

پہلی قسم : خلافتِ ولایت قرار پائی

دوسری قسم : خلافتِ سلطنت قرار پائی

تیسری قسم : خلافتِ ہدایت قرار پائی

اس تقسیمِ وراثتِ محمدی ﷺ کے مضمون کو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اِن الفاظ کے ساتھ بیان فرمایا ہے:

پس وارث آنحضرت هم بسه قسم منقسم اند فوراثه الذين أخذوا الحكمة والعصمة والقطبية الباطينة، هم أهل بيته و خاصته و وراثه الذين أخذوا الحفظ و التلقين و القطبية الظاهرة الإرشادية، هم أصحابه الكبار كالخلفاء الأربعة و سائر العشرة، و وراثه الذين أخذوا العنايات الجزئية و التقوى و العلم، هم أصحابه الذين لحقوا بإحسان كأنس و أبى هريرة و غيرهم من المتأخرين، فهذه ثلاثة مراتب متفرعة من كمال خاتم الرسل ﷺ۔(۱)

''حضور نبیٔ اکرم ﷺ کی وراثت کے حاملین تین طرح کے ہیں: ایک وہ جنہوں نے آپ ﷺ سے حکمت و عصمت اور قطبیتِ باطنی کا فیض حاصل کیا، وہ آپ ﷺ کے اہل بیت اور خواص ہیں۔ دوسرا طبقہ وہ ہے جنہوں نے آپ ﷺ سے حفظ و تلقین اور رشد و ہدایت سے متصف قطبیت ظاہری کا فیض حاصل کیا، وہ آپ ﷺ کے کبار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جیسے خلفائے اربعہ اور عشرہ مبشرہ ہیں۔ تیسرا طبقہ وہ ہے جنہوں نے انفرادی عنایات اور علم و تقویٰ کا فیض حاصل کیا، یہ وہ اصحاب ہیں جو احسان کے وصف سے متصف ہوئے، جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے علاوہ دیگر متأخرین۔ یہ تینوں مدارج حضور نبی اکرم ﷺ کے کمالِ ختمِ رسالت سے جاری ہوئے۔''

واضح رہے کہ یہ تقسیم غلبۂ حال اور خصوصی امتیاز کی نشاندہی کے لئے ہے، ورنہ ہر سہ اقسام میں سے کوئی بھی دوسری قسم کے خواص و کمالات سے کلیتًا خالی نہیں ہے، اُن

(۱) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، التفہیمات الالٰہیہ، ۲:۸

میں سے ہر ایک کو دوسری قسم کے ساتھ کوئی نہ کوئی نسبت یا اشتراک حاصل ہے:

- سلطنت میں سیدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ کے خلیفہ بلا فصل یعنی براہِ راست نائب ہوئے۔
- ولایت میں سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ کے خلیفہ بلا فصل یعنی براہِ راست نائب ہوئے۔
- ہدایت میں جملہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم حضور نبیٔ اکرم ﷺ کے خلفاء بلا فصل یعنی براہِ راست نائب ہوئے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ختمِ نبوت کے بعد فیضانِ محمدی ﷺ کے دائمی تسلسل کے لئے تین مستقل مطالع قائم ہو گئے:

- ایک مطلع سیاسی وراثت کے لئے
- دوسرا مطلع روحانی وراثت کے لئے
- تیسرا مطلع علمی و عملی وراثت کے لئے

- حضور ﷺ کی سیاسی وراثت، خلافتِ راشدہ کے نام سے موسوم ہوئی۔
- حضور ﷺ کی روحانی وراثت، ولایت و امامت کے نام سے موسوم ہوئی۔
- حضور ﷺ کی علمی و عملی وراثت، ہدایت و دیانت کے نام سے موسوم ہوئی۔

لہٰذا سیاسی وراثت کے فردِ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوئے، روحانی وراثت کے فردِ اوّل حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ ہوئے اور علمی و عملی وراثت کے اوّلیں حاملین جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ہوئے۔ سو یہ سب وارثین و حاملین اپنے اپنے دائرہ میں بلا فصل خلفاء ہوئے، ایک کا دوسرے کے ساتھ کوئی تضاد یا تعارض نہیں ہے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ ان مناصب کی حقیقت بھی ایک دوسرے سے کئی اُمور میں مختلف ہے:

۱۔ خلافتِ ظاہری دینِ اسلام کا سیاسی منصب ہے۔

خلافتِ باطنی خالصتاً روحانی منصب ہے۔

۲۔ خلافتِ ظاہری انتخابی و شورائی امر ہے۔
خلافتِ باطنی محض وہبی و اجتبائی امر ہے۔

۳۔ خلیفۂ ظاہری کا تقرّر عوام کے چناؤ سے عمل میں آتا ہے۔
خلیفۂ باطنی کا تقرّر خدا کے چناؤ سے عمل میں آتا ہے۔

۴۔ خلیفۂ ظاہری منتخب ہوتا ہے۔
خلیفۂ باطنی منتجب ہوتا ہے۔

۵۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے خلیفۂ راشد سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا انتخاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تجویز اور رائے عامہ کی اکثریتی تائید سے عمل میں آیا، مگر پہلے امامِ ولایت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے انتخاب میں کسی کی تجویز مطلوب ہوئی نہ کسی کی تائید۔

۶۔ خلافت میں 'جمہوریت' مطلوب تھی، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا اعلان نہیں فرمایا۔
ولایت میں 'ماموریت' مقصود تھی، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وادئ غدیرِ خُم کے مقام پر اس کا اعلان فرما دیا۔

۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمّت کے لئے خلیفہ کا انتخاب عوام کی مرضی پر چھوڑ دیا، مگر ولی کا انتخاب اللہ کی مرضی سے خود فرما دیا۔

۸۔ خلافت زمینی نظام کے سنوارنے کیلئے قائم ہوتی ہے۔
ولایت اُسے آسمانی نظام کے حسن سے نکھارنے کیلئے قائم ہوتی ہے۔

۹۔ خلافت افراد کو عادل بناتی ہے۔
ولایت افراد کو کامل بناتی ہے۔

۱۰۔ خلافت کا دائرہ فرش تک ہے۔
ولایت کا دائرہ عرش تک ہے۔

۱۱۔ خلافت تخت نشینی کے بغیر مؤثر نہیں ہوتی۔
ولایت تخت و سلطنت کے بغیر بھی مؤثر ہے۔

۱۲۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ خلافت اُمّت کے سپرد ہوئی۔
ولایت عترت کے سپرد ہوئی۔

لٰہذا اب خلافت سے مَفرّ ہے نہ وِلایت سے، کیونکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافتِ بلافصل اِجماعِ صحابہ سے منعقد ہوئی اور تاریخ کی شہادتِ قطعی سے ثابت ہوئی اور حضرت مولا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی وِلایتِ بلافصل خود فرمانِ مصطفٰی ﷺ سے منعقد ہوئی اور احادیثِ متواترہ کی شہادتِ قطعی سے ثابت ہوئی۔ خلافت کا ثبوت اِجماعِ صحابہ ہے اور وِلایت کا ثبوت فرمانِ مصطفٰی ﷺ۔ جو خلافت کا اِنکار کرتا ہے وہ تاریخ اور اِجماع کا اِنکار کرتا ہے اور جو اِمامت و وِلایت کا اِنکار کرتا ہے وہ اِعلانِ مصطفٰی ﷺ کا انکار کرتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دونوں institutions کی حقیقت کو سمجھ کر اُن میں تطبیق پیدا کی جائے نہ کہ تفریق۔

جان لینا چاہئے کہ جس طرح خلافتِ ظاہری، خلفاء راشدین سے شروع ہوئی اور اِس کا فیض حسبِ حال اُمت کے صالح حکام اور عادل امراء کو منتقل ہوتا چلا گیا، اُسی طرح خلافتِ باطنی بھی سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے شروع ہوئی اور اس کا فیض حسبِ حال اَئمہ اَطہارِ اہل بیت اور اُمت کے اولیاء کاملین کو منتقل ہوتا چلا گیا۔ حضور فاتح و خاتم ﷺ نے ...... مَن کنتُ مولاہُ فھٰذا علیٌّ مولاہُ (جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علی مولا ہے) ...... اور ...... علیٌّ ولیّکم مِن بَعدِی (میرے بعد تمہارا ولی علی ہے) ...... کے اعلانِ عام کے ذریعے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُمت میں ولایت کا فاتحِ اَوّل قرار دے دیا۔

بابِ وِلایت میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

۱۔ و فاتحِ اوّل ازین اُمت مرحومہ حضرت علی مرتضی است کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔(۱)

''اس اُمتِ مرحومہ میں (فاتح اَوّل) ولایت کا دروازہ سب سے پہلے کھولنے

(۱) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، التفہیمات الالٰہیہ، ۱:۱۰۳

والے فرد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

۲۔ و سرِ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ در اولادِ کرام ایشان رضی اللہ عنہم سرایت کرد۔(۱)

''حضرت امیر رضی اللہ عنہ کا رازِ ولایت آپ کی اولاد کرام رضی اللہ عنہم میں سرایت کر گیا۔''

۳۔ چنانکه کسی از اولیاء امت نیست الا بخاندانِ حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مرتبط است بوجہی از وجوہ۔(۲)

''چنانچہ اولیائے اُمت میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جو کسی نہ کسی طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاندانِ اِمامت سے (اکتسابِ ولایت کے لئے) وابستہ نہ ہو۔''

۴۔ و از اُمتِ آنحضرت ﷺ اوّل کسیکه فاتحِ بابِ جذب شده است، و دراں جا قدم نہاده است حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ و لہٰذا سلاسلِ طُرُق بداں جانب راجع میشوند۔(۳)

''حضور ﷺ کی اُمت میں پہلا فرد جو ولایت کے (سب سے اعلیٰ و اقویٰ طریق) بابِ جذب کا فاتح بنا اور جس نے اِس مقامِ بلند پر (پہلا) قدم رکھا وہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ہے، اِسی وجہ سے روحانیت و ولایت کے مختلف طریقوں کے سلاسل آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔''

۵۔ یہی وجہ ہے کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اب اُمت میں جسے بھی بارگاہِ رسالت ﷺ سے فیضِ وِلایت نصیب ہوتا

---

(۱) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، التفہیمات الالٰہیہ، ۱:۱۰۳

(۲) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، التفہیمات الالٰہیہ، ۱:۱۰۴

(۳) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، ہمعات: ۶۰

ہے وہ یا تو نسبتِ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے نصیب ہوتا ہے یا نسبتِ غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ عنہ سے؛ اس کے بغیر کوئی شخص مرتبۂ ولایت پر فائز نہیں ہوسکتا۔"(۱)

واضح رہے کہ نسبتِ غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ عنہ بھی نسبتِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی کا ایک باب اور اِسی شمع کی ایک کرن ہے۔

۶۔ اِس نکتہ کو شاہ اسماعیل دہلوی نے بھی بصراحت یوں لکھا ہے:

"حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے لئے شیخین رضی اللہ عنہما پر بھی ایک گو نہ فضیلت ثابت ہے اور وہ فضیلت آپ کے فرمانبرداروں کا زیادہ ہونا اور مقاماتِ وِلایت بلکہ قطبیت اور غوثیت اور ابدالیت اور انہی جیسے باقی خدمات "آپ کے زمانہ سے لیکر دُنیا کے ختم ہونے تک" آپ ہی کی وساطت سے ہونا ہے اور بادشاہوں کی بادشاہت اور امیروں کی امارت میں آپ کو وہ دخل ہے جو عالمِ ملکوت کی سیر کرنے والوں پر مخفی نہیں۔ ...... اہلِ وِلایت کے اکثر سلسلے بھی جنابِ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی کی طرف منسوب ہیں، پس قیامت کے دن بہت فرمانبرداروں کی وجہ سے جن میں اکثر بڑی بڑی شانوں والے اور عمدہ مرتبے والے ہونگے، حضرتِ مرتضی رضی اللہ عنہ کا لشکر اِس رونق اور بزرگی سے دکھائی دے گا کہ اس مقام کا تماشہ دیکھنے والوں کے لئے یہ امر نہایت ہی تعجب کا باعث ہو گا۔"(۲)

یہ فیضِ وِلایت کہ اُمتِ محمدی میں جس کے منبع و سرچشمہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے اس میں سیدۂ کائنات حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک کئے گئے ہیں، اور پھر اُن کی وساطت سے یہ سلسلۂ وِلایتِ کبریٰ اور غوثیتِ عظمیٰ اُن بارہ ائمۂ اہلِ بیت میں ترتیب سے چلایا گیا

(۱) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، ہمعات:۶۲
(۲) شاہ اسماعیل دہلوی، صراطِ مستقیم:۶۷

جن کے آخری فرد سیدنا امام محمد مہدی علیہ السلام ہیں۔ جس طرح سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فاتحِ ولایت کے درجہ پر فائز ہوئے، اُسی طرح سیدنا امام مہدی علیہ السلام اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خاتمِ ولایت کے درجہ پر فائز ہونگے۔

۷۔ اس موضوع پر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق ملاحظہ فرمائیں:

و راهی است که بقربِ ولایت تعلق دارد: اقطاب و اوتاد و بدلاء و نجباء و عامۀ اولیاء اللّٰه، بهمین راه واصل اندراه سلوك عبارت ازین راه است بلكه جذبۀ متعارفه، نیز داخل همین است و توسط و حیلولت درین راه کائن است و پیشوای، و اصلان این راه و سرگروه اینها و منبع فیض این بزرگواران: حضرت علی مرتضی است کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، و این منصب عظیم الشان بایشان تعلق دارد درینمقام گوئیا هر دو قدم مبارك آنسرور علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ و السلام برفرق مبارك اوست کرم اللہ تعالیٰ وجہہ حضرت فاطمه و حضرات حسنین رضی اللہ عنہم درینمقام با ایشان شریکند، انکارم که حضرت امیر قبل از نشاءه عنصریے نیز ملاذ این مقام بوده اند، چنانچه بعد از نشاءه عنصریے و هرکرا فیض و هدایت ازین راه میر سید بتوسط ایشان میر سید چه ایشان نزد نقطه منتهائے این راه و مرکز این مقام بایشان تعلق دارد، و چون دوره حضرت امیر تمام شُد این منصب عظیم القدر بحضرات حسنین ترتیبا مفوض و مسلم گشت، و بعد از ایشان بهریکے از ائمه اثنا عشر علے الترتیب و التفصیل قرار گرفت و در اعصاراین

بزرگواران و همچنیں بعد از ارتحال ایشان هر کرا فیض و هدایت میرسید بتوسط این بزرگواران بوده و بحیلولة ایشانان هرچند اقطاب و نجبای وقت بوده باشند و ملاذ وملجاء همه ایشان بوده اند چه اطراف را غیر از لحوق بمرکز چاره نیست۔(۱)

''اور ایک راہ وہ ہے جو قربِ وِلایت سے تعلق رکھتی ہے: اقطاب و اوتاد اور بدلا اور نجباء اور عام اولیاء اللہ اِسی راہ سے واصل ہیں، اور راہِ سلوک اِسی راہ سے عبارت ہے، بلکہ متعارف جذبہ بھی اسی میں داخل ہے؛ اور اس راہ میں توسط ثابت ہے اور اس راہ کے واصلین کے پیشوا اور اُن کے سردار اور اُن کے بزرگوں کے منبعِ فیض حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہیں؛ اور یہ عظیم الشان منصب اُن سے تعلق رکھتا ہے۔ اس راہ میں گویا رسول اللہ ﷺ کے دونوں قدم مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مبارک سر پر ہیں اور حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اِس مقام میں اُن کے ساتھ شریک ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ اپنی جسدی پیدائش سے پہلے بھی اس مقام کے ملجا و ماویٰ تھے، جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ جسدی پیدائش کے بعد ہیں اور جسے بھی فیض و ہدایت اس راہ سے پہنچی ان کے ذریعے سے پہنچی، کیونکہ وہ اس راہ کے آخری نقطہ کے نزدیک ہیں اور اس مقام کا مرکز ان سے تعلق رکھتا ہے، اور جب حضرت امیر رضی اللہ عنہ کا دور ختم ہوا تو یہ عظیم القدر منصب ترتیب وار حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو سپرد ہوا اور ان کے بعد وہی منصب ائمہ اثنا عشرہ میں سے ہر ایک کو ترتیب وار اور تفصیل سے تفویض ہوا، اور ان بزرگوں کے زمانہ میں اور اِسی طرح ان کے انتقال کے بعد جس کسی کو بھی فیض اور ہدایت پہنچی ہے انہی بزرگوں کے ذریعہ پہنچی ہے؛ اگرچہ اقطاب و نجبائے وقت ہی کیوں نہ ہوں اور

(۱) امام ربانی مجدّد الف ثانی، مکتوبات، ۳: ۲۵۱، ۲۵۲، مکتوب نمبر: ۱۲۳

سب کے ملجا و ماویٰ یہی بزرگ ہیں کیونکہ اطراف کو اپنے مرکز کے ساتھ الحاق کیئے بغیر چارہ نہیں ہے۔‘‘

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام بھی کارِ ولایت میں حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوں گے۔(۱)

خلاصہٴ کلام یہ ہوا کہ مقام غدیرِ خُم پر ولایت علی رضی اللہ عنہ کے مضمون پر مشتمل اعلانِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حقیقت کو ابد الآباد تک کیلئے ثابت و ظاہر کردیا کہ ولایتِ علی رضی اللہ عنہ درحقیقت ولایتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہے۔ بعثتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا باب ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند کردیا گیا، لہٰذا تا قیامت فیضِ نبوتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجراء و تسلسل کیلئے باری تعالیٰ نے امت میں نئے دروازے اور راستے کھول دیئے جن میں کچھ کو مرتبہٴ ظاہر سے نوازا گیا اور کچھ کو مرتبہٴ باطن سے۔ مرتبہٴ باطن کا حامل راستہ ’ولایت‘ قرار پایا، اور امتِ محمدی میں ولایت عظمٰی کے حامل سب سے پہلے امامِ برحق...... مولا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے۔ پھر ولایت کا سلسلۃ الذہب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلِ بیت اور آلِ اَطہار میں ائمہ اِثنا عشر (بارہ اِماموں) میں جاری کیا گیا۔ ہر چند اِن کے علاوہ بھی ہزارہا نفوسِ قدسیہ ہر زمانہ میں مرتبہٴ ولایت سے بہرہ یاب ہوتے رہے، قطبیت وغوثیت کے اعلیٰ وارفع مقامات پر فائز ہوتے رہے، اہل جہاں کو انوارِ ولایت سے منور کرتے رہے اور کروڑوں انسانوں کو ہر صدی میں ظلمت و ضلالت سے نکال کر نورِ باطن سے ہمکنار کرتے رہے، مگر ان سب کا فیض سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ ولایت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ ماخوذ و مستفاد تھا۔ ولایت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی بھی بے نیاز اور آزاد نہ تھا۔ یہی سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا تاآنکہ امتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آخری امامِ برحق اور مرکزِ ولایت کا ظہور ہوگا۔ یہ سیدنا امام محمد مہدی علیہ السلام ہوں گے جو بارہویں امام بھی ہوں گے اور آخری خلیفہ بھی۔ اُن کی ذاتِ اَقدس میں ظاہر و باطن کے دونوں راستے جو پہلے جدا تھے مجتمع کر دیئے جائیں گے۔ یہ حاملِ وِلایت بھی ہوں گے اور وارثِ خلافت بھی، ولایت اور خلافت کے دونوں مرتبے اُن

(۱) امام ربانی مجدّد الف ثانی، مکتوبات، ۳: ۲۵۱، ۲۵۲، مکتوب نمبر: ۱۲۳

پر ختم کر دیئے جائیں گے۔ سو جو امام مہدی علیہ السلام کا منکر ہوگا وہ دین کی ظاہری اور باطنی دونوں خلافتوں کا منکر ہوگا۔

یہ مظہریتِ محمدی ﷺ کی انتہاء ہوگی، اس لئے اُن کا نام بھی 'محمدؐ' ہوگا اور اُن کا 'خلق' بھی محمدی ﷺ ہوگا، تا کہ دُنیا کو معلوم ہو جائے کہ یہ 'امام' فیضانِ محمدی ﷺ کے ظاہر و باطن دونوں وراثتوں کا امین ہے۔ اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا: ''جو امام مہدی علیہ السلام کی تکذیب کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔''

اُس وقت روئے زمین کے تمام اولیاء کا مرجع آپ علیہ السلام ہوں گے اور اُمتِ محمدی کا اِمام ہونے کے باعث سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بھی آپ علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا فرمائیں گے اور اس طرح اہلِ جہاں میں آپ علیہ السلام کی اِمامت کا اعلان فرمائیں گے۔

سو ہم سب کو جان لینا چاہیئے کہ حضرت مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت مہدی الارض و السماء علیہ السلام...... باپ اور بیٹا دونوں ...... اللہ کے ولی اور رسول اللہ ﷺ کے وصی ہیں۔ انہیں تسلیم کرنا ہر صاحب ایمان پر واجب ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ

باری تعالیٰ ہمیں اِن عظیم منابعِ وِلایت سے اِکتسابِ فیض کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

یکے اَز غلامانِ اہل بیت

﴿ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ﴾

۱۸ ذی الحج ۱۴۲۲ھ

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

﴿ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے ﴾

حدیث نمبر:۱

عن شعبة، عن سلمة بن كهيل، قال: سمعتُ أبا الطفيل يحدّث عن أبی سريحة ...... أو زيد بن أرقم، (شک شعبة) ...... عن النبی ﷺ، قال: مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ۔

(قال:) و قد روی شعبة هذا الحديث عن ميمون أبی عبد الله عن زيد بن أرقم عن النبی ﷺ۔(۱)

شعبہ، سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا کہ ابوسریحہ ...... یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما ...... سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔''

۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۶: ۷۹، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۱۳

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۵۶۹، رقم: ۹۵۹

۳۔ محاملی، امالی: ۸۵

۴۔ ابن ابی عاصم، السنہ: ۶۰۳، ۶۰۴، رقم: ۱۳۶۱، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۷، ۱۳۷۰

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۹۵، ۲۰۴، رقم: ۵۰۷۱، ۵۰۹۶

۶۔ نووی، تہذیب الاسماء واللغات، ۱: ۳۴۷

۷۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۳، ۱۶۴

۸۔ ابن اثیر، اسد الغابہ، ۶: ۱۳۲

۹۔ ابن اثیر، النہایہ فی غریب الحدیث والاثر، ۵: ۲۲۸

۱۰۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵: ۴۶۳

۱۱۔ ابن حجر عسقلانی، تعجیل المنفعہ: ۴۶۴، رقم: ۱۲۲۲

ترمذی نے اسے حسن صحیح غریب کہا ہے، اور شعبہ نے یہ حدیث میمون ابوعبد اللہ کے طریق سے زید بن ارقم سے بھی روایت کی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث اِن کتب میں مروی ہے:

۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۳۴، رقم: ۴۶۵۲

......

شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابو عبد اللہ سے، اُنہوں نے زید بن ارقم سے اور اُنہوں نے حضور نبیٔ اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۲: ۷۸، رقم: ۱۲۵۹۳
۳۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۲: ۳۴۳
۴۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۷۷، ۱۴۴
۵۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵: ۴۵۱
۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۸

یہ حدیث حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مندرجہ ذیل کتب میں مروی ہے:

۱۔ ابن ابی عاصم، السنہ: ۶۰۲، رقم: ۱۳۵۵
۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۶۶، رقم: ۳۲۰۷۲

یہ حدیث حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی درج ذیل کتب میں منقول ہے:

۱۔ ابن ابی عاصم، السنہ: ۶۰۲، رقم: ۱۳۵۴
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۴: ۱۷۳، رقم: ۴۰۵۲
۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۱: ۲۲۹، رقم: ۳۴۸

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں روایت کی گئی ہے:

۱۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: ۸۸، رقم: ۸۰
۲۔ ابن ابی عاصم، السنہ: ۶۰۲، ۶۰۵، رقم: ۱۳۵۸، ۱۳۷۵
۳۔ ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۳: ۱۳۹، رقم: ۹۳۷
۴۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۲۰: ۱۱۴

یہ حدیث حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مندرجہ ذیل کتب میں روایت کی گئی ہے:

۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۱۱: ۲۲۵، رقم: ۲۰۳۸۸
۲۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۱: ۷۱
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۴۳
۴۔ ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر (۴۵: ۱۴۳)' میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ بھی روایت کی ہے۔

......

یہ حدیث ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مندرجہ ذیل کتب میں منقول ہے:

۱۔ ابن ابی عاصم، السنہ: ۶۰۱، رقم: ۱۳۵۴

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۴۶

۳۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵: ۴۵۷

۴۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۱: ۶۰۲، رقم: ۳۲۹۰۴

یہ حدیث حُبشیٰ بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے اِن کتب میں مروی ہے:

۱۔ ابن ابی عاصم، السنہ: ۶۰۲، رقم: ۱۳۵۹

۲۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۱: ۶۰۸، رقم: ۳۲۹۴۶

یہ حدیث حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے اِن کتب میں مروی ہے:

۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۹: ۲۵۲، رقم: ۶۴۶

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۷۷

۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۶

طبرانی نے یہ حدیث 'المعجم الکبیر (۳: ۱۷۹، رقم: ۳۰۴۹)' میں حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے۔

ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر (۴۵: ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۸)' میں یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ، حضرت عمر بن خطاب، حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بالترتیب روایت کی ہے۔

ابن عساکر نے یہ حدیث حسن بن حسن رضی اللہ عنہما سے بھی 'تاریخ دمشق الکبیر (۱۵: ۶۰، ۶۱)' میں روایت کی ہے۔

ابن اثیر نے 'اسد الغابہ (۳: ۴۱۲)' میں عبداللہ بن یامیل سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ہیثمی نے 'موارد الظمآن (ص: ۵۴۴، رقم: ۲۲۰۴)' میں ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

ابن حجر عسقلانی نے 'فتح الباری (۷: ۷۴)' میں کہا ہے: ''ترمذی اور نسائی نے ......

حدیث نمبر: ۲

عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، قال، قال رسول اللہ ﷺ: ما تریدون مِن علی؟ ما تریدون مِن علی؟ ما تریدون مِن علی؟ إنّ علیاً مِنی و أنا منه، و هو ولی کل مؤمن من بعدی۔(۱)

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو؟'' پھر فرمایا: ''بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مؤمن کا ولی ہے''۔

...... یہ حدیث روایت کی ہے اور اس کی اسانید کثیر ہیں۔''

البانی نے 'سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۴: ۳۳۱، رقم: ۱۷۵۰)' میں اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۶: ۷۸، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۱۲

۲۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: ۷۷، ۹۲، رقم: ۶۵، ۸۶

۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۳۲، رقم: ۸۴۸۴

۴۔ احمد بن حنبل کی 'المسند (۴: ۴۳۷، ۴۳۸)' میں بیان کردہ روایت کے آخری الفاظ یہ ہیں: **و قد تغیر وجهه، فقال: دعوا علیا، دعوا علیا، إن علی منی و أنا منه، وهو ولی کل مؤمن بعدی** (اور آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: علی (کی مخالفت کرنا) چھوڑ دو، علی (کی مخالفت کرنا) چھوڑ دو، بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے)۔

۵۔ ابن کثیر نے امام احمد کی روایت 'البدایہ والنہایہ (۵: ۴۵۸)' میں نقل کی ہے۔

۶۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۲۰، رقم: ۱۰۶۰

۷۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲: ۸۰، رقم: ۱۲۱۷۰

۸۔ حاکم نے 'المستدرک (۳: ۱۱۰، ۱۱۱، رقم: ۴۵۷۹)' میں اس روایت کو مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے، جبکہ ذہبی نے اس پر خاموشی اختیار کی ہے۔ ......

حدیث نمبر: ۳

عن سعد بن أبی وقاص، قال: سمعتُ رسولَ اللهﷺ يقول: مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، و سمعتُه يقول: أنت منى بمنزلة هارون من موسى، إلا أنه لا نبى بعدى، و سمعتُه يقول: لأعطينّ الرأية اليوم رجلا يحب الله و رسوله۔(۱)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے۔'' اور میں نے آپ ﷺ کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ کو) یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میری جگہ پر اسی طرح ہو جیسے ہارون، موسیٰ کی جگہ پر تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' اور میں نے آپ ﷺ کو (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: ''میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔''

------ ۹۔ ابن حبان نے 'الصحیح (۱۵: ۳۷۴،۳۷۵، رقم: ۶۹۲۹)' میں یہ حدیث قوی سند سے روایت کی ہے۔

۱۰۔ ابو یعلی نے 'المسند (۱: ۲۹۳، رقم: ۳۵۵)' میں اسے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کے رجال صحیح ہیں، جبکہ ابن حبان نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۱۔ طیالسی کی 'المسند (ص: ۱۱۱، رقم: ۸۲۹)' میں بیان کردہ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا: **ما لهم و لعليّ** (اُنہیں علی کے بارے میں اِتنی تشویش کیوں ہے)؟

۱۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۶: ۲۹۴

۱۳۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۲۹

۱۴۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۵۴۳، رقم: ۲۲۰۳

۱۵۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۴۲، رقم: ۳۶۴۴۴

نسائی کی بیان کردہ دونوں روایات کی اسناد صحیح ہیں۔

(۱) ۱۔ ابن ماجہ نے یہ صحیح حدیث 'السنن (۱: ۹۰، المقدمہ، رقم: ۱۲۱)' میں روایت کی ہے۔

۲۔ نسائی نے یہ حدیث 'خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ص: ۳۲، ۳۳، ------

رض

عن البراء بن عازب، قال: أقبلنا مع رسول اللهﷺ فی حجته التی حج، فنزل فی بعض الطریق، فأمر الصلاۃ جامعة، فأخذ بید علیؓ، فقال: ألستُ أولی بالمؤمنین من أنفسهم؟ قالوا: بلی، قال: ألستُ أولی بکل مؤمن من نفسه؟ قالوا: بلی، قال: فهذا ولی من أنا مولاہ، اللهم! والِ من والاہ، اللهم! عاد من عاداہ۔ (۱)

براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج ادا کیا، آپ ﷺ نے راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز باجماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''کیا میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' اُنہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں ہر مومن کی جان سے قریب تر نہیں ہوں؟'' انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس یہ اُس کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ (اور) جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ۔''

.... رقم:۹۱)' میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔

۳۔ ابن ابی عاصم، کتاب السنہ: ۶۰۸، رقم: ۱۳۸۶

۴۔ مزی، تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الأطراف، ۳:۳۰۲، رقم: ۳۹۰۱

(۱) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۸۸، المقدمہ، رقم: ۱۱۶

۲۔ ابن ابی عاصم نے 'کتاب السنہ (ص: ۶۰۳، رقم: ۱۳۶۲)' میں مختصراً ذکر کی ہے۔

۳۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۴: ۱۶۸

۴۔ حسام الدین ہندی، کنزالعمال، ۱۱: ۶۰۲، رقم: ۳۲۹۰۴

۵۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۷، ۱۶۸

یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث نمبر: ۵

عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ، قال: کنا مع رسول اللہ ﷺ فی سفر، فنزلنا بغدیر خم فنودی فینا الصلاۃ جامعۃ و کسح لرسول اللہ ﷺ تحت شجرتین فصلی الظھر و أخذ بید علیّ، فقال: ألستم تعلمون أنی أولی بالمؤمنین من أنفسھم؟ قالوا: بلی، قال: ألستم تعلمون أنی أولی بکل مؤمن من نفسہ؟ قالوا: بلی، قال: فأخذ بید علیّ، فقال: من کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، اللّٰھم! والِ من والاہ و عادِ من عاداہ۔ قال: فلقیہ عمر رضی اللہ عنہ بعد ذٰلک، فقال لہ: ھنیئاً یا ابن أبی طالب! أصبحتَ و أمسیتَ مولی کل مؤمنٍ و مُؤمنۃٍ۔(۱)

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل نے 'المسند (۴: ۲۸۱)' میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دو مختلف اسناد سے بیان کی ہے۔

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲: ۷۸، رقم: ۱۲۱۶۷

۳۔ محبّ طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۱۲۵

۴۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۲۶، ۱۲۷

۵۔ مناوی نے 'فیض القدیر (۶: ۲۱۷)' میں لکھا ہے کہ جب حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے حضور نبی اکرم ﷺ کا قول 'من کنت مولاہ فعلیّ مولاہ' سنا تو (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) کہا: ''اے ابوطالب کے بیٹے! آپ صبح و شام (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہر مؤمن اور مؤمنہ کے مولا قرار پائے۔''

۶۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۳۳، ۱۳۴، رقم: ۳۶۴۲۰

۷۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۷، ۱۶۸

۸۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب 'فضائل الصحابہ (۲: ۶۱۰، رقم: ۱۰۴۲)' میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: و عاد من عاداہ و انصر من نصرہ، و أحب من أحبہ. قال شعبۃ: أو قال: و ابغض من أبغضہ ((اے اللہ!) جو (علی) سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ جو (علی) کی مدد کرے اُس کی تو مدد فرما، جو اِس سے محبت کرے تو اس ......

براء بن عازب سے روایت ہے ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ سفر پر تھے، (راستے میں) ہم نے غدیرخم میں قیام کیا۔ وہاں ندا دی گئی کہ نماز کھڑی ہو گئی ہے اور رسول اکرم ﷺ کے لئے دو درختوں کے نیچے صفائی کی گئی، پس آپ ﷺ نے نمازِ ظہر ادا کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی قریب تر ہوں؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں! راوی کہتا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! اُسے تو دوست رکھ جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اور اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔'' راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور اُن سے کہا: ''اے ابن ابی طالب! مبارک ہو، آپ صبح و شام (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہر مومن و مومنہ کے مولا بن گئے۔''

...... سے محبت کر۔ شعبہ کا کہنا ہے کہ اِس کی جگہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو (علی) سے بغض رکھے تو (بھی) اُس سے بغض رکھ)۔

۹۔ ابن اثیر، اسد الغابہ، ۴:۱۰۳

۱۰۔ ذہبی نے 'سیر اعلام النبلاء (۲:۶۲۳، ۶۲۴)' میں کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے 'ھنیئاً لک یا علیّ' (اے علی! آپ کو مبارک ہو)' کے الفاظ کہے۔

۱۱۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۴:۱۶۹

۱۲۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵:۴۶۴

حدیث نمبر: ٦

عن ابن بريدة عن أبيه، قال: قال رسول الله ﷺ: مَن كنتُ وليه فعليّ وليه۔(١)

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جس کا میں ولی ہوں، اُس کا علی ولی ہے۔‘‘

---

(١) ١۔ احمد بن حنبل، المسند، ٥: ٣٦١

٢۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ٢: ٥٦٣، رقم: ٩٤٧

٣۔ ابن ابی عاصم، کتاب السنہ: ٦٠١، ٦٠٣، رقم: ١٣٥١، ١٣٦٦

٤۔ حاکم، المستدرک، ٢: ١٣١، رقم: ٢٥٨٩

٥۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ١٢: ٥٧، رقم: ١٢١١٤

٦۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ٥: ١٦٦، رقم: ٤٩٦٨

٧۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ٣: ١٠٠، ١٠١، رقم: ٢٢٠٤

٨۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ٩: ١٠٨

٩۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ٤٥: ١٤٣

١٠۔ ابن عساکر نے یہ حدیث ’تاریخ دمشق الکبیر (٤٥: ١٤٢)‘ میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کی ہے۔

١١۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ١١: ٦٠٢، رقم: ٣٢٩٠٥

١٢۔ یہی حدیث ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ حسام الدین ہندی نے ’کنز العمال (١٥: ١٦٨، ١٦٩، رقم: ٣٦٥١١)‘ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ اسے ابن راہویہ اور ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر: ۷

عن زيد بن أرقم رضي الله عنه قال: لمّا رجع رسولُ الله ﷺ مِن حجة الوداع و نزل غدير خم، أمر بدوحات، فقمن، فقال: كأنّي قد دعيتُ فأجبتُ، إني قد تركتُ فيكم الثقلين، أحدهما أكبر من الآخر: كتاب الله تعالٰى، و عترتي، فانظروا كيف تخلفوني فيهما، فإنّهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض۔ ثم قال: إن الله عزوجل مولاى و أنا مولى كلِ مؤمن۔ ثم أخذ بيد عليّ، فقال: مَن كنتُ مولاه فهذا وليه، اللّٰهم! والِ من والاه و عادِ من عاداه۔(۱)

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسولِ اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو غدیرِ خم پر قیام فرمایا۔ آپ ﷺ نے سائبان لگانے کا حکم دیا اور وہ لگا دیئے گئے پھر فرمایا: ''مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کر لوں گا۔ تحقیق میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں: ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری آل۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو اور وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوضِ (کوثر) پر میرے سامنے آئیں گی۔'' پھر فرمایا: ''بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مؤمن کا مولا ہوں۔'' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ۔''

---

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۰۹، رقم: ۴۵۷۶

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵:۴۵، ۱۳۰، رقم: ۸۱۴۸، ۸۴۶۴

۳۔ ابن ابی عاصم نے 'السنہ (ص: ۶۴۴، رقم: ۱۵۵۵)' میں اسے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵:۱۶۶، رقم: ۴۹۶۹

۵۔ نسائی نے 'خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ص: ۸۴، ۸۵، رقم: ۷۶)' میں یہ حدیث صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

۶۔ ابو محاسن نے 'المعتصر من المختصر من مشکل الآثار (۲:۳۰۱)' میں نقل کی ہے۔

عن ابن واثلة أنه سمع زيد بن أرقم، يقول: نزل رسولُ الله ﷺ بين مكة و المدينة عند شجرات خمس دوحات عظام، فكنس الناسُ ما تحت الشجرات، ثم راح رسولُ الله ﷺ عيشةً، فصلى، ثم قام خطيباً فحمد الله و أثنى عليه و ذكر و وعظ، فقال ما شاء الله أن يقول: ثم قال: أيها الناس! إني تاركٌ فيكم أمرين، لن تضلوا إن اتبعتموهما، و هما كتابَ الله و أهلَ بيتي عترتي، ثم قال: أتعلمون إني أولى بالمؤمنين مِن أنفسهم؟ ثلاث مرّاتٍ، قالوا: نعم، فقال رسولُ الله ﷺ: مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه۔(۱)

ابن واثلہ سے روایت کہ اُنہوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسولِ اکرم ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان پانچ بڑے گھنے درختوں کے قریب پڑاؤ کیا اور لوگوں نے درختوں کے نیچے صفائی کی اور آپ ﷺ نے کچھ دیر آرام فرمایا۔ نماز ادا فرمائی، پھر خطاب فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور وعظ و نصیحت فرمائی، پھر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ ﷺ نے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان کی پیروی کرو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ (دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت/اولاد ہیں۔'' اس کے بعد فرمایا: ''کیا تمھیں علم نہیں کہ میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر ہوں؟'' ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ سب نے کہا: ہاں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

---

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۰۹، ۱۱۰، رقم: ۴۵۷۷

۲۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۴: ۱۶۸

۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۴

۴۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱: ۳۸۱، رقم: ۱۶۵۷

حدیث نمبر: ۹

عن زيد بن أرقم رضي الله عنه، قال: خرجنا مع رسول الله ﷺ حتى انتهينا إلى غدير خم، فأمر بروحٍ فكسح في يوم ما أتى علينا يوم كان أشدّ حراً منه، فحمد الله و أثنى عليه، و قال: يا أيها الناس! أنّه لم يبعث نبيٌّ قط إلا ما عاش نصف ما عاش الذی كان قبله و إني أوشک أن أدعى فأجيب، و إني تارک فيكم ما لن تضلوا بعده كتاب الله عزوجل۔ ثم قام و أخذ بيد علي رضي الله عنه، فقال: يا أيها الناس! مَن أولى بكم من أنفسكم؟ قالوا: الله و رسوله أعلم، ألستُ أولى بكم من أنفسكم؟ قالوا: بلى، قال: مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه۔(۱)

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ غدیرِخم پہنچ گئے۔ آپ ﷺ نے سائبان لگانے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ اس دن تھکاوٹ محسوس کر رہے تھے اور وہ دن بہت گرم تھا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی بھیجے ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی سے نصف زندگی پائی، اور مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے جسے میں قبول کر لوں گا۔ میں تمہارے اندر وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اُس کے ہوتے ہوئے تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، وہ کتاب اللہ ہے۔'' پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام لیا اور فرمایا: ''اے لوگو! کون ہے جو تمہاری جانوں سے زیادہ قریب ہے؟'' سب نے کہا: اللہ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ (پھر) فرمایا: ''کیا میں تمہاری جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

---

(۱) ا۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۵۳۳، رقم: ۶۲۷۲

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۷۱، ۱۷۲، رقم: ۴۹۸۶

۳۔ حسام الدین ہندی، کنزالعمال، ۱۱: ۶۰۲، رقم: ۳۲۹۰۴

یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے اور امام ذہبی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر: ۱۰

عن سعد بن أبی وقاص رضی الله عنه، قال: لقد سمعتُ رسولَ الله ﷺ یقول فی علیّ ثلاث خصال، لأن یکون لی واحدة منهن أحبّ إلیّ من حمر النعم۔ سمعتُه یقول: إنه بمنزلة هارون من موسی، إلا أنه لا نبی بعدی، و سمعته یقول: لأ عطینّ الرأیة غداً رجلاً یحبّ الله و رسوله، و یحبّه الله و رسوله و سمعتُه یقول: مَن کنتُ مولاہ، فعلیّ مولاہ۔(۱)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین خصلتیں ایسی بتائی ہیں کہ اگر میں اُن میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ ﷺ نے (ایک موقع پر) ارشادفرمایا: ''علی میری جگہ پر اسی طرح ہیں جیسے ہارون موسیٰ کی جگہ پر تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' اور فرمایا: ''میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔'' (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور ﷺ کو (اس موقع پر) یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

---

(۱) ۱۔ نسائی، خصائص امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: ۳۳، ۳۴، ۸۸، رقم: ۱۰، ۸۰

۲۔ شاشی نے 'المسند (۱: ۱۶۵، ۱۶۶، رقم: ۱۰۶)' میں یہ روایت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے لی ہے۔

۳۔ ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر (۴۵: ۸۸)' میں عامر بن سعد اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے مروی احادیث بیان کی ہیں۔

۴۔ حسام الدین ہندی نے 'کنز العمال (۱۵: ۱۶۳، رقم: ۳۶۴۹۶)' میں عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہ روایت چند الفاظ کے اضافے کے ساتھ ذکر کی۔

اِس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

حدیث نمبر: ۱۱

أخرج سفیان بن عیینة عن سعد بن أبی وقاص (فی مناقب علیّ) رضی اللہ عنہ، إن له لمناقب أربع: لأن یکون لی واحدة منهن أحب إلیّ مِن کذا و کذا، ذکر حمر النعم قوله ﷺ: لأُعطینّ الرایة، و قوله ﷺ: بمنزلة هارون من موسیٰ، و قوله ﷺ: من کنتُ مولاه، و نسی سفیان الرابعة۔(۱)

سفیان بن عیینہ (مناقبِ علی رضی اللہ عنہ کے ضمن میں) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چار خوبیاں ایسی ہیں کہ اگر میں ان میں سے کسی ایک کا بھی حامل ہوتا تو اسے فلاں فلاں چیز حتی کہ سرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب رکھتا۔ وہ چار خوبیاں یہ تھیں: (پہلی خوبی اُنہیں غزوۂ خیبر کے موقع پر) جھنڈے کا عطا ہونا ہے۔ (دُوسری خوبی) حضور نبیٔ اکرم ﷺ کا اُن کے متعلق یہ فرمانا کہ (تیرا اور میرا تعلق ایسے ہے) جیسے ہارون اور موسیٰ کا (تعلق ہے)۔ (تیسری خوبی) حضور نبیٔ اکرم ﷺ کا اُن کے متعلق یہ فرمانا کہ جس کا میں مولا ہوں (اُس کا علی مولا ہے)۔ (راویٔ حدیث) سفیان بن عیینہ کو چوتھی خوبی بھول گئی۔

---

(۱) ۱۔ ابن ابی عاصم، کتاب السنہ: ۶۰۷، رقم: ۱۳۸۵

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۴۳، رقم: ۱۰۹۳

۳۔ ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۳: ۱۵۱، رقم: ۹۴۸

۴۔ ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر (۴۵: ۸۹۔۹۱)' میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں چاروں خوبیاں بالتفصیل لکھی ہیں۔

احمد بن حنبل کی بیان کردہ روایت کی اِسناد حسن ہیں۔

حدیث نمبر: ۱۲

عن عبد الرحمن بن سابط (فی مناقب علیّ)، قال: قال سعد: سمعتُ رسول اللہ ﷺ یقول فی علیّ ثلاث خصال، لأن یکون لی واحدة منھنّ أحب إلیّ مِن الدنیا و ما فیھا، سمعتُ رسول اللہ ﷺ یقول: مَن کنتُ مولاہ، و أنت منّی بمنزلة ھارون مِن موسیٰ، و لأعطینّ الرأیة۔(۱)

عبدالرحمٰن بن سابط (مناقبِ علی کے ضمن میں) روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین ایسی خصلتیں بیان فرماتے ہوئے سنا کہ اگر اُن میں سے ایک بھی مجھے عطا ہو تو وہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں (اُس کا علی مولا ہے)، اور علی میری جگہ ایسا ہے جیسے موسیٰ کی جگہ ہارون، اور میں اُسے علم عطا کروں گا (جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا حبیب ہے اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ اُس کے حبیب ہیں)۔''

---

(۱) ا۔ ابن ابی عاصم، کتاب السنہ: ۶۰۸، رقم: ۱۳۸۶

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲: ۶۱، رقم: ۱۲۱۲۷

۳۔ ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۳: ۲۰۷، رقم: ۱۰۰۸

۴۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۸۸، ۸۹

ضیاء مقدسی نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر: ۱۳

عن رفاعة بن إياس الضبی، عن أبيه، عن جده، قال: كنّا مع علیّ ﷜ يوم الجمل، فبعث إلى طلحة بن عبيد الله أن القنی، فأتاه طلحة، فقال: نشدک الله، هل سمعتَ رسولَ الله ﷺ يقول: مَن كنتُ مولاه فعلیّ مولاه، اللّٰهم والِ من والاه و عادِ من عاداه؟ قال: نعم، قال: فَلِمَ تقاتلنی؟ قال: لم أذكرْ، قال: فانصرف طلحةُ۔(۱)

رفاعہ بن ایاس ضبی اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جمل کے دن حضرت علی ﷜ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷜ نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما کی طرف ملاقات کا پیغام بھیجا۔ پس طلحہ اُن کے پاس آئے۔ آپ ﷜ نے کہا: ''میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اُس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ؟'' حضرت طلحہ ﷜ نے کہا: ہاں! حضرت علی ﷜ نے کہا: ''تو پھر میرے ساتھ کیوں جنگ کرتے ہو؟'' طلحہ ﷜ نے کہا: مجھے یہ بات یاد نہیں تھی۔ راوی نے کہا: (اُس کے بعد) طلحہ ﷜ واپس لوٹ گئے۔

---

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۳۷۱، رقم: ۵۵۹۴

۲۔ بیہقی، الاعتقاد: ۳۷۳

۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۲۷: ۷۶

۴۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۰۷)' میں لکھا ہے کہ یہ حدیث بزار نے نذیر سے روایت کی ہے۔

۵۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۱: ۳۳۲، رقم: ۳۱۶۶۲

حدیث نمبر: ۱۴

عن بريدة، قال: غزوتُ مع عليّ اليمن فرأيتُ منه جفوة، فلما قدمتُ على رسول الله ﷺ ذكرتُ عليا، فتنقصته، فرأيتُ وجهَ رسول الله ﷺ يتغيّر، فقال: يا بريدة! ألستُ أولى بالمؤمنين مِن أنفسهم؟ قلتُ: بلى، يا رسولَ الله! قال: مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه۔(۱)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں رسولِ اکرم ﷺ کے پاس (جنگ سے) واپس آیا تو میں نے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نامناسب انداز سے کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' تو میں نے کہا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۴۷
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۵۸۴، ۵۸۵، رقم: ۹۸۹
۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۳۰، رقم: ۸۴۶۵
۴۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: ۸۶، رقم: ۷۸
۵۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۱۰، رقم: ۴۵۷۸
۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲: ۸۴، رقم: ۱۲۱۸۱
۷۔ ابن ابی عاصم، الآحاد والمثانی، ۴: ۳۲۵، ۳۲۶
۸۔ شاشی، المسند، ۱: ۱۲۷
۹۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۱: ۲۲۹، رقم: ۳۴۸
۱۰۔ مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی، ۱۰: ۱۴۷
۱۱۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴: ۲۳
۱۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۴۲، ۱۴۶، ۱۴۸
....

عن میمون أبی عبد اللہ، قال: قال زید بن أرقمؓ و أنا أسمع: نزلنا مع رسول اللہﷺ بواد یقال له وادی خم، فأمر بالصلاۃ، فصلاھا بھجیر، قال: فخطبنا و ظلل لرسول اللہﷺ بثوب علی شجرۃ سمرۃ من الشمس، فقال: ألستم تعلمون أو لستم تشھدون أنی أولٰی بکل مؤمن من نفسه؟ قالوا: بلی، قال: فمن کنتُ مولاہ فإن علیا مولاہ، اللّٰھم! عادِ من عاداہ و والِ من والاہ۔(۱)

حضرت میمون ابو عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقمؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم رسولِ اکرمﷺ کے ساتھ ایک وادی ...... جسے وادیٔ خم کہا جاتا تھا ...... میں اُترے۔ پس آپﷺ نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ دیا درآنحالیکہ رسولِ اکرمﷺ کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لئے درخت پر کپڑا لٹکا کر

۱۳۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۲۸

۱۴۔ ابن کثیر نے 'البدایہ والنہایہ (۴: ۱۶۸؛ ۵: ۴۵۷)' میں کہا ہے کہ نسائی کی بیان کردہ روایت کی اسناد جید قوی ہیں اور اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

۱۵۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۳۴، رقم: ۳۶۴۲۲

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۳۷۲

۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۳۱

۳۔ طبرانی نے یہ حدیث 'المعجم الکبیر (۵: ۱۹۵، رقم: ۵۰۶۸)' میں ایک اور سند سے روایت کی ہے۔

۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۴

۵۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۵۷، رقم: ۳۶۴۸۵

۶۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۶

۷۔ ابن کثیر نے 'البدایہ والنہایہ، (۴: ۱۷۲)' میں اِس روایت کی سند کو جید اور رِجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

سایہ کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے یا (اس بات کی) گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مؤمن کی جان سے قریب تر ہوں؟'' لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے۔

حدیث نمبر: ۱۶

عن عطية العوفی، قال: سألت زيد بن أرقم، فقلتُ له: أنّ ختناً لی حدثنی عنک بحديث فی شأن علیؓ يوم غدير خم، فأنا أحب أن أسمعه منک، فقال: إنكم معشر أهل العراق فيكم ما فيكم، فقلت له: ليس عليک منی بأس، فقال: نعم، كنا بالجحفة، فخرج رسول اللهﷺ إلينا ظهراً و هو أخذ بعضدِ علیؓ فقال: يا أيها الناس! ألستم تعلمون أنی أولی بالمؤمنين من أنفسم؟ قالوا: بلٰی، قال: فمن كنتُ مولاه فعلی مولاه، قال: فقلتُ له: هل قال: اللهم! وال من والاه و عاد من عاداه؟ فقال: إنما أخبرک كما سمعتُ۔(۱)

عطیہ عوفی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم سے پوچھا: میرا ایک داماد ہے جو غدیرخم کے دن حضرت علیؓ کی شان میں آپ کی روایت سے حدیث بیان کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے آپ سے (براہِ راست) سنوں۔ زید بن ارقم نے

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۳۶۸

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۵۸۶، رقم: ۹۹۲

۳۔ نسائی نے یہ حدیث حضرت سعدؓ سے 'خصائص امیر المومنین علی بن ابی طالبؓ (ص: ۹۷، رقم: ۹۲)' میں الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے۔ اس کے بارے میں ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۰۷)' میں کہا ہے کہ اسے بزار نے روایت کیا ہےاور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۹۵، رقم: ۵۰۷۰

۵۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۵

۶۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۰۵، رقم: ۳۶۳۴۳

۷۔ میمون ابوعبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے زید بن ارقمؓ سے حضرت علیؓ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہ حدیث مبارکہ بیان کی۔ حسام الدین ہندی نے یہ حدیث 'کنز العمال (۱۳: ۱۰۴، ۱۰۵، رقم: ۳۶۳۴۲)' میں بیان کی ہے۔

کہا: آپ اہلِ عراق ہیں تمہاری عادتیں تمہیں سلامت رہیں۔ پس میں نے کہا کہ میری طرف سے تمہیں کوئی اذیت نہیں پہنچے گی۔ (اس پر) انہوں نے کہا: ہم جحفہ کے مقام پر تھے کہ ظہر کے وقت حضور نبیٔ اکرم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بازو تھامے ہوئے باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مؤمنین کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟'' تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔'' عطیہ نے کہا: میں نے مزید پوچھا: کیا آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ''اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس (علی) سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ؟'' زید بن ارقم نے کہا: میں نے جو کچھ سنا تھا وہ تمہیں بیان کر دیا ہے۔

حدیث نمبر: ۱۷

عن جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہما قال: کنا بالجحفة بغدير خم إذ خرج علينا رسول اللهﷺ، فأخذ بيد علیؓ فقال: من كنت مولاه فعليّ مولاه۔(۱)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم جحفہ میں غدیر خم کے مقام پر تھے، جب رسولِ اکرم ﷺ باہر تشریف لائے، پھر آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

---

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲: ۵۹، رقم: ۱۲۱۲۱

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۲

۳۔ ذہبی نے ’سیر اعلام النبلاء (۷: ۵۷۰، ۵۷۱)‘ میں اسے عبداللہ بن محمد بن عاقل سے روایت کرتے ہوئے متن حدیث کو متواتر قرار دیا ہے۔ روایت میں ہے کہ علی بن حسین، محمد بن حنیفہ، ابوجعفر اور عبداللہ بن محمد بن عاقل ؒ حضرت جابر ؓ کے گھر پر تھے۔

۴۔ ابن کثیر نے ’البدایہ والنہایہ (۴: ۱۷۳)‘ میں لکھا ہے کہ ہمارے شیخ ذہبی نے اِس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

۵۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۳۷، رقم: ۳۶۴۳۳

حدیث نمبر: ۱۸

عن علی رضی اللہ عنہ، أن النبی ﷺ قام بحفرة الشجرة بخم، و هو آخذ بید علی رضی اللہ عنہ فقال: أیها الناس! ألستم تشهدون أن اللہ ربکم؟ قالوا: بلی، قال: ألستم تشهدون أن اللہ و رسوله أولی بکم من أنفسکم۔ قالوا: بلی، و أن اللہ و رسوله مولاکم؟ قالوا: بلی، قال: فمن کنتُ مولاہ فإن هذا مولاہ۔(۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِٔ اکرم ﷺ مقامِ خم پر ایک درخت کے نیچے کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’اے لوگو! کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تمہارا رب ہے؟‘‘ اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ اور اس کا رسول تمہاری جانوں سے بھی قریب تر ہیں؟‘‘ اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔‘‘

---

(۱) ۱۔ ابن ابی عاصم، کتاب السنہ: ۶۰۳، رقم: ۱۳۶۰
۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۱، ۱۶۲
۳۔ حسام الدین ہندی نے یہ حدیث ’کنز العمال (۱۳: ۱۴۰، رقم: ۳۶۴۴۱)‘ میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ اسے ابن راہویہ، ابن جریر، ابن ابی عاصم اور محاملی نے ’اَمالی‘ میں روایت کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر: ۱۹

عن حذيفة بن أسيد الغفاری ...... فقال: يا أيها الناس إنی قد نبأنی اللطيف الخبير أنه لن يعمر نبی إلا نصف عمر الذی يليه من قبله، و إنی لأظن أنی يوشک أن أدعی فأجيب، و إنی مسؤول، و إنکم مسؤولون، فماذا أنتم قائلون؟ قالوا: نشهد أنک قد بلغتَ و جهدتَ و نصحتَ، فجزاک الله خيراً، فقال: أليس تشهدون أن لا إله إلا الله، و أن محمداً عبده و رسوله، و أن جنته حقٌ و ناره حقٌ، و أن الموت حقٌ، و أن البعث بعد الموت حقٌ، و أن الساعة آتية لا ريب فيها و أن الله يبعث من فی القبور؟ قالوا: بلی، نشهد بذالک، قال: اللهم! اشهد، ثم قال: يا أيها الناس! إن الله مولای و أنا مولی المؤمنين و أنا أولی بهم من أنفسهم، فمن کنتُ مولاه فهذا مولاه يعنی علياً رضی الله عنه ...... اللهم! وال من والاه، و عاد من عاداه۔ ثم قال: يا أيها الناس إنی فرطکم و إنکم واردون علی الحوض، حوضٌ أعرض ما بين بصری و صنعاء، فيه عدد النجوم قد حانٌ من فضةٍ، و إنی سائلکم حين تردون علیّ عن الثقلين، فانظروا کيف تخلفونی فيهما، الثقل الأکبر کتاب الله عزوجل سببٌ طرفه بيد الله و طرفه بأيديکم فاستمسکوا به لا تضلوا و لا تبدلوا، و عترتی أهل بيتی، فإنه قد نبأنی اللطيف الخبير أنما لن ينقضيا حتی يردا علیّ الحوض۔ (۱)

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۱۸۰، ۱۸۱، رقم: ۳۰۵۲
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۶۷، رقم: ۲۶۸۳
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۶۶، ۱۶۷، رقم: ۴۹۷۱
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۶۴، ۱۶۵
۵۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱: ۱۸۸، ۱۸۹، رقم: ۹۵۷، ۹۵۸
۶۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۶، ۱۶۷
۷۔ ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر (۴۵: ۱۶۹)' میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت لی ہے۔
۸۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵: ۴۶۳

حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! مجھے لطیف و خبیر ذات نے خبر دی ہے کہ اللہ نے ہر نبی کو اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر عطا فرمائی اور مجھے گمان ہے مجھے (عنقریب) بلاوا آئے گا اور میں اُسے قبول کر لوں گا، اور مجھ سے (میری ذمہ داریوں کے متعلق) پوچھا جائے گا اور تم سے بھی (میرے متعلق) پوچھا جائے گا، (اس بابت) تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے ہمیں انتہائی جدوجہد کے ساتھ دین پہنچایا اور بھلائی کی باتیں ارشاد فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جنت و دوزخ حق ہیں اور موت اور موت کے بعد کی زندگی حق ہے، اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں، اور اللہ تعالیٰ اہل قبور کو دوبارہ اٹھائے گا؟ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں! ہم ان سب کی گواہی دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ بن جا، آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! بیشک اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں تمام مؤمنین کا مولا ہوں اور میں ان کی جانوں سے قریب تر ہوں۔ جس کا میں مولا ہوں یہ اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔ اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ ''اے لوگو! میں تم سے پہلے جانے والا ہوں اور تم مجھے حوض پر ملو گے، یہ حوض بصرہ اور صنعاء کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ چوڑا ہے۔ اس میں ستاروں کے برابر چاندی کے پیالے ہیں، جب تم میرے پاس آؤ گے میں تم سے دو انتہائی اہم چیزوں کے متعلق پوچھوں گا، دیکھنے کی بات یہ ہے کہ تم میرے پیچھے ان دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو! پہلی اہم چیز اللہ کی کتاب ہے، جو ایک حیثیت سے اللہ سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری حیثیت سے بندوں سے تعلق رکھتی ہے۔ تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو گمراہ ہو گے نہ (حق سے) منحرف؛ اور (دوسری اہم چیز) میری عترت یعنی اہلِ بیت ہیں (اُن کا دامن تھام لینا)۔ مجھے لطیف و خبیر ذات نے خبر دی ہے کہ بیشک یہ دونوں حق سے نہیں ہٹیں گی یہاں تک کہ مجھے حوض پر ملیں گی۔''

حدیث نمبر: ۲۰

عن جرير قال: شهدنا الموسم في حجة مع رسول اللهﷺ، و هي حجة الوداع، فبلغنا مكاناً يقال له غدير خم، فنادى: الصلاة جامعة، فاجتمعنا المهاجرون والأنصار، فقام رسول اللهﷺ وسطنا، فقال: أيها الناس! بم تشهدون؟ قالوا: نشهد أن لا إله إلا الله؟ قال: ثم مه؟ قالوا: و أن محمداً عبده و رسوله، قال: فمَن وليكم؟ قالوا: الله و رسوله مولانا، قال: من وليكم؟ ثم ضرب بيده إلى عضد علىؓ، فأقامه فنزع عضده فأخذ بذراعيه، فقال: من يكن الله و رسوله مولياه فإن هذا مولاه، اللهم! والِ من والاه، و عادِ من عاداه، اللهم! من أحبه من الناس فكن له حبيباً، و من أبغضه فكن له مُبغضاً۔ (۱)

حضرت جریر سے روایت ہے کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، ہم ایک ایسی جگہ پہنچے جسے غدیرِخم کہتے ہیں۔ نماز با جماعت ہونے کی ندا آئی تو سارے مہاجرین و انصار جمع ہو گئے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطاب فرمایا: اے لوگو! تم کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کس کی؟ انہوں نے کہا: بیشک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ولی کون ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ۔ پھر فرمایا: تمہارا ولی اور کون ہے؟ تب آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا اور (حضرت علی ؓ کے) دونوں بازو تھام کر فرمایا: ''اللہ اور اُس کا رسول جس کے مولا ہیں اُس کا یہ (علی) مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ (اور) جو اِس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اے اللہ! جو اِسے محبوب رکھے تو اُسے محبوب رکھ اور جو اِس سے بُغض رکھے تو اُس سے بُغض رکھ۔''

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲: ۳۵۷، رقم: ۲۵۰۵
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۶
۳۔ حسام الدین ہندی، کنزالعمال، ۱۳: ۱۳۸، ۱۳۹، رقم: ۳۶۴۳۷
۴۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۷۹

حدیث نمبر: ۲۱

عن عمرو ذی مر و زید بن أرقم قالا: خطب رسولُ اللهﷺ یوم غدیر خم، فقال: من کنتُ مولاه فعلیّ مولاه، اللّٰهم! والِ من والاه و عادِ من عاداه، و انصرُ من نصره و أعِنُ من أعانه۔(۱)

عمرو ذی مر اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خم کے مقام پر خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اور جو اِس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما، اور جو اِس کی اِعانت کرے تو اُس کی اِعانت فرما۔

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۹۲، رقم: ۵۰۵۹

۲۔ نسائی نے 'خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ص: ۱۰۰، ۱۰۱، رقم: ۹۶)' میں عمرو ذی مر سے روایت لی ہے۔

۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۴، ۱۰۶

۴۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۴: ۱۷۰

۵۔ حسام الدین ہندی، کنزالعمال، ۱۱: ۶۰۹، رقم: ۳۲۹۴۶

حدیث نمبر: ۲۲

آیتِ کریمہ 'اَلْیَوْمَ أَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ' (۱) ...... (آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا) ...... کے شانِ نزول میں محدثین و مفسرین نے یہ حدیثِ مبارکہ بیان کی ہے:

عن أبی هریرةؓ، قال: مَن صام یوم ثمان عشرة مِن ذی الحجة کتب له صیام ستین شهراً، و هو یوم غدیر خم لما أخذ النبیﷺ بید علیّ بن أبی طالبؓ، فقال: ألست ولی المؤمنین؟ قالوا: بلی، یا رسول الله! قال: مَن کنتُ مولاه فعلیّ مولاه، فقال عمر بن الخطاب: بخ بخ لک یا ابن أبی طالب! أصبحتَ مولای و مولی کل مسلم، فأنزل الله ﴿اَلْیَوْمَ أَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ﴾۔ (۲)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس نے اٹھارہ ذی الحج کو روزہ رکھا

---

(۱) القرآن، المائدہ، ۵:۳

(۲) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۸:۲۹۰

۲۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۳:۳۲۴

۳۔ واحدی، اسباب النزول: ۱۰۸

۴۔ رازی، التفسیر الکبیر، ۱۱:۱۳۹

۵۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵:۱۷۶، ۱۷۷

۶۔ ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر (۴۵:۱۷۹)' میں یہ راویت حضرت ابوسعید خدریؓ سے بھی لی ہے۔

۷۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵:۴۶۴

۸۔ سیوطی نے 'الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور (۲:۲۵۹)' میں آیت مذکورہ کی شان نزول کے حوالے سے لکھا ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیرخم کے روز 'من کنت مولاہ فعلیّ مولاہ' کے الفاظ فرمائے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس کے لئے ساٹھ (٦٠) مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا، اور یہ غدیرِخم کا دن تھا جب حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مؤمنین کا والی نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مبارک ہو! اے ابنِ ابی طالب! آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ٹھہرے۔ (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔''

حدیث نمبر: ۲۳

امام فخر الدین رازی 'یَا أَیُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنْزِلَ إِلَیْکَ مِن رَّبِّکَ'، (۱) ...... (اے (برگزیدہ) رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (وہ سارا لوگوں کو) پہنچا دیجئے) ...... کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نزلت الآیة فی فضل علیّ بن أبی طالب ؑ، و لما نزلت هذه الآیةُ أخذ بیده و قال: مَن کنتُ مولاه فعلیّ مولاه، اللّٰهم والِ من والاه و عادِ من عاداه۔ فلقیه عمر ؓ، فقال: هنیئاً لک یا ابن أبی طالب، أصبحتَ مولای و مولی کلِ مؤمنٍ و مؤمنةٍ۔ و هو قول ابن عباس و البراء بن عازب و محمد بن علی۔(۲)

یہ آیتِ مبارکہ حضرت علی ؓ کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے، جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے،

---

(۱) القرآن، المائدہ، ۵:۶۷

(۲) ۱۔ رازی، التفسیر الکبیر، ۱۲:۴۹، ۵۰

۲۔ ابن ابی حاتم رازی نے 'تفسیر القرآن العظیم (۴:۱۱۷۲، رقم:۶۶۰۹)' میں عطیہ عوفی سے حضرت ابو سعید خدری ؓ کی روایت نقل کی کہ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۶۷ حضرت علی بن ابی طالب ؓ کی شان میں نازل ہوئی۔

علاوہ ازیں درج ذیل نے بھی یہ روایت نقل کی ہے:

۳۔ واحدی، اسباب النزول: ۱۱۵

۴۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۲:۲۹۸

۵۔ آلوسی، روح المعانی، ۶:۱۹۳

۶۔ شوکانی، فتح القدیر، ۲:۶۰

اور اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔ اُس کے (فوراً) بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور فرمایا: اے ابن ابی طالب! آپ کو مبارک ہو، اب آپ میرے اور ہر مؤمن اور مؤمنہ کے مولا قرار پائے ہیں۔

اِسے عبداللہ بن عباس، براء بن عازب اور محمد بن علی رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر: ۲۴

آیتِ کریمہ ''إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُوْنَ○'' (۱) ...... (بے شک تمہارا (مددگار) دوست اللہ اور اُس کا رسول ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں○) ...... کے شانِ نزول میں بیشتر محدثین نے یہ حدیثِ مبارکہ بیان کی ہے:

عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، یقول: وقف علی علیّ بن أبی طالب رضی اللہ عنہ سائل و ھو راکع فی تطوّع فنزع خاتمه فأعطاه السائل، فأتی رسول اللہ ﷺ فأعلمه ذلک، فنزلتُ علی النبی ﷺ ھٰذا الآیة: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُوْنَ﴾ فقرأھا رسول اللہ ﷺ ثم قال: من کنتُ مولاه فعلیّ مولاه، اللّٰھم! والِ من والاه و عادِ من عاداه۔(۲)

---

(۱) القرآن، المائدہ، ۵:۵۵

(۲) ۱۔طبرانی، المعجم الاوسط، ۷:۱۲۹، ۱۳۰، رقم: ۶۲۲۸

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۱۱۹

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴:۳۷۲

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۱۹، ۳۷۱، رقم حدیث: ۴۵۷۶، ۵۵۹۴

۵۔طبرانی، المعجم الکبیر، ۴:۱۷۴، رقم: ۴۰۵۳

۶۔طبرانی، المعجم الکبیر، ۵:۱۹۵، ۲۰۳، ۲۰۴، رقم: ۵۰۶۸، ۵۰۶۹، ۵۰۹۲، ۵۰۹۷

۷۔طبرانی، المعجم الصغیر، ۱:۶۵

۸۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷:۱۷

۹۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۵۴۴، رقم: ۲۲۰۵

۱۰۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۷:۳۷۷

۱۱۔ خطیب بغدادی نے یہ حدیثِ مبارکہ 'تاریخِ بغداد (۱۲:۳۴۳)' میں مَن کنتُ ------

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سائل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کھڑا ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نماز میں حالتِ رکوع میں تھے۔ اُس نے آپ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کھینچی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انگوٹھی سائل کو عطا فرما دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو اُس کی خبر دی۔ اس موقع پر آپ ﷺ پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی: ﴿بے شک تمہارا (مددگار) دوست اللہ اور اُس کا رسول ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں﴾ آپ ﷺ نے اس آیت کو پڑھا اور فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔''

...... **مولاہ فعلیّ مولاہ** کے الفاظ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی نقل کی ہے۔

١٢۔ ابن اثیر، اسد الغابہ، ٢: ٣٦٢

١٣۔ ابن اثیر، اسد الغابہ، ٣: ٤٨٧

١٤۔ ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، ٢: ١٠٦، ١٧٤، رقم: ٤٨٠، ٥٥٣

١٥۔ حسام الدین ہندی، کنزالعمال، ١١: ٣٣٢، ٣٣٣، رقم: ٣١٦٦٢

١٦۔ حسام الدین ہندی، کنزالعمال، ١٣: ١٠٤، ١٦٩، رقم: ٣٦٣٤٠، ٣٦٥١١

١٧۔ حسام الدین ہندی نے 'کنز العمال (١١: ٦٠٩، رقم: ٣٢٩٥٠)' میں لکھا ہے: طبرانی نے اس حدیث کو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور بارہ (١٢) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔ اور امام احمد بن حنبل نے اسے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور کثیر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔ حاکم نے 'المستدرک' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے۔ امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور تیس (٣٠) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ابونعیم نے کتاب 'فضائل الصحابہ' میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اور خطیب بغدادی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

حدیث نمبر: ۲۵

عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: أوصی من آمن بی و صدقنی بولایة علیّ بن أبی طالب، مَن تولاه فقد تولانی و مَن تولانی فقد تولی اللہ عزّوجلّ و مَن أحبه فقد أحبنی، و من أحبنی فقد أحب اللہ عزّوجلّ و من أبغضه فقد أبغضنی و من أبغضنی فقد أبغض اللہ عزّوجلّ۔(۱)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایتِ علی کی وصیت کرتا ہوں، جس نے اُسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ کو ولی جانا، اور جس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی، اور جس نے علی سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بُغض رکھا اُس نے اللہ سے بُغض رکھا۔''

---

(۱) ۱۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۰۸، ۱۰۹

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵:۱۸۱، ۱۸۲

۳۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۱:۶۱۱، رقم: ۳۲۹۵۸

ہیثمی نے اس حدیث کو طبرانی سے روایت کیا ہے اور اس کے رواۃ کو ثقہ قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر: ۲۶

عن علی علیہ السلام أن النبی ﷺ قال یوم غدیر خم: مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ۔(۱)

(خود) حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور نبئ اکرم ﷺ نے غدیرِ خم کے دن فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

---

(۱) ا۔ احمد بن حنبل نے 'المسند (۱:۱۵۲)' میں یہ روایت صحیح اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲:۷۰۵، رقم: ۱۲۰۶

۳۔ ابن ابی عاصم، کتاب السنہ:۶۰۴، رقم: ۱۳۶۹

۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷:۴۴۸، رقم: ۶۸۷۸

۵۔ ہیثمی نے اسے 'مجمع الزوائد (۹:۱۰۷)' میں نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۶۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵:۱۶۱،۱۶۲،۱۶۳

۷۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۴:۱۷۱

۸۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳:۷۷، ۱۶۸، رقم: ۳۲۹۵۰، ۳۶۵۱۱

حدیث نمبر: ۲۷

عن عبد اللہ بن بریدۃ الأسلمی، قال: قال النبی ﷺ: مَن کنتُ ولیہ فإنّ علیاً ولیہ۔ و فی روایۃٍ عنہ: مَن کنتُ ولیّہ فعلیّ ولیّہ۔ (۱)

عبد اللہ بن بریدہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں ولی ہوں تحقیق اُس کا علی ولی ہے۔'' اُنہی سے ایک اور روایت میں ہے (کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:) ''جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے۔''

---

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۱۲۹، رقم: ۲۵۸۹

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۵۰، ۳۵۸، ۳۶۱

۳۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: ۸۵، ۸۶، رقم: ۷۷

۴۔ عبدالرزاق، المصنف، ۱۱: ۲۲۵، رقم: ۲۰۳۸۸

۵۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲: ۸۴، رقم: ۱۲۱۸۱

۶۔ ابو نعیم نے 'حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء (۴: ۲۳)' میں اسے مختصراً 'مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ' کے الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۷۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۷۶

۸۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۰۸)' میں اسے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ بزار کی بیان کردہ روایت کے رجال صحیح ہیں۔

۹۔ حسام الدین ہندی نے 'کنز العمال (۱۱: ۶۰۲، رقم: ۳۲۹۰۵)' میں مختصراً 'مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ' کے الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۱۰۔ مناوی، فیض القدیر، ۶: ۲۱۸

امام حاکم نے اس روایت کو شرطِ شیخین کے مطابق صحیح قرار دیا ہے، اور اس حدیث کو ابو عوانہ سے ایک دوسرے طریق سے سعد بن عبیدہ سے بھی بیان کیا ہے۔ اُنہوں نے 'المستدرک' میں بریدہ اسلمی سے ایک اور جگہ (۳: ۱۱۰، رقم: ۴۵۷۸) بھی اِسی حدیث کو مختصراً بیان کیا ہے۔

متذکرہ بالا حدیث کو دوسرے مقام پر ابن بریدہ ﷛ اپنے والد سے الفاظ کے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ یوں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبئ اکرم ﷺ نے فرمایا:

ما بال أقوام ینتقصون علیًّا، من ینتقص علیّاً فقد تنقصنی، ومن فارق علیاً فقد فارقنی، إن علیّاً منی، وأنا منه، خُلق من طینتی و خُلقت من طینة إبراهیم، وأنا أفضل من إبراهیم، ذریة بعضها من بعض واﷲ سمیع علیم، ...... و إنه ولیکم من بعدی، فقلت: یا رسول اﷲ! بالصحبة ألا بسطت یدک حتی أبایعک علی الإسلام جدیداً؟ قال: فما فارقته حتی بایعته علی الإسلام۔(۱)

ان لوگوں کا کیا ہوگا جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں! (جان لو) جو علی کی گستاخی کرتا ہے وہ میری گستاخی کرتا ہے اور جو علی سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہو گیا۔ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اُس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے اور میری تخلیق ابراہیم کی مٹی سے، اور میں ابراہیم سے افضل ہوں۔ ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ یہ ساری باتیں سننے اور جاننے والا ہے۔...... وہ میرے بعد تم سب کا ولی ہے۔ (بریدہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے کہا: یا رسول اللہ! کچھ وقت عنایت فرمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں تجدیدِ اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، (اور) میں آپ ﷺ سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اسلام پر (دوبارہ) بیعت کر لی۔

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۴۹، ۵۰، رقم: ۶۰۸۱
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۲۸

حدیث نمبر: ۲۹

عن عَمرو بن میمون، قال ابن عباس رضی اللہ عنہما **: قال (رسول اللہ ﷺ): من کنتُ مولاہ فإنّ مولاہ علیّ۔** (۱)

عَمرو بن میمون حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں بے شک اُس کا علی مولا ہے۔''

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۳۳۱

۲۔ ابن ابی عاصم کی 'کتاب السنہ (ص: ۶۰۰، ۶۰۱، رقم: ۱۳۵۱)' میں اس روایت کے الفاظ ہیں کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا: **مَن کنتُ ولیّہ فعلی ولیہ** (جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے)۔

۳۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: ۴۴، ۴۶، رقم: ۲۳

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۳۲-۱۳۴، رقم: ۴۶۵۲

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۲: ۷۷، ۷۸، رقم: ۱۲۵۹۳

۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۱۹، ۱۲۰

۷۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۷۴، ۱۷۵

۸۔ محبّ طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی: ۱۵۶۔۱۵۸

نسائی کی بیان کردہ حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

ہیثمی نے کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور ابو بلج فرازی کے سوا احمد کے تمام رجال صحیح ہیں، جبکہ وہ ثقہ ہے۔

حاکم کی بیان کردہ حدیث کو ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر: ۳۰

(قال رسول اللہ ﷺ:) ألا! إن اللہ ولیی و أنا ولی کل مؤمن، من کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ۔(۱)

(حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:) آگاہ رہو! بے شک اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں، پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

---

(۱) ۱۔ حسام الدین ہندی نے اسے 'کنزالعمال(۱۱:۶۰۸،رقم:۳۲۹۴۵)' میں روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حدیث ابونعیم نے 'فضائل الصحابہؓ' میں زید بن ارقم اور براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

۲۔ ابن حجر عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ،۴:۳۲۸

حدیث نمبر: ۳۱

عن أبی یزید الأودی عن أبیه، قال: دخل أبوھریرة المسجد فاجتمع إلیه الناس، فقام إلیه شاب، فقال: أنشدک باللہ، أسمعت رسول اللہ ﷺ یقول: مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، اللّٰھم! والِ من والاہ۔ فقال: أشھد أن سمعتَ رسول اللہ ﷺ یقول: مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، اللّٰھم! وال من والاہ، و عاد من عاداہ۔(۱)

ابو یزید اودی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ اُن میں سے ایک جوان نے کھڑے ہو کر کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے رسولِ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ؟ اِس پر انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ۔

---

(۱) ۱۔ ابویعلی، المسند، ۱۱: ۳۰۷، رقم: ۶۴۲۳
۲۔ ابن ابي شيبہ، المصنف، ۱۲: ۶۸، رقم: ۱۲۱۴۱
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۷۵
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۵، ۱۰۶
۵۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۴: ۱۷۴

حدیث نمبر: ۳۲

عن أبی إسحاق، قال: سمعت سعید بن وهب، قال: نَشَدَ علیّ ﷛ الناس فقام خمسة أو ستة من أصحاب النبی ﷺ فشهدوا أنّ رسولَ الله ﷺ قال: مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ۔(۱)

ابو اسحاق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن وہب کو یہ کہتے ہوئے سنا: حضرت علی﷛ نے لوگوں سے قسم لی جس پر پانچ (۵) یا چھ (٦) صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳٦٦
۲۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ﷛: ۹۰، رقم: ۸۳
۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۵۹۸، ۵۹۹، رقم: ۱۰۲۱
۴۔ ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۲: ۱۰۵، رقم: ۴۷۹
۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۳۱
٦۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱٦۰
۷۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۲۷
۸۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۴
۹۔ ابن کثیر نے 'البدایہ والنہایہ (۴: ۱۷۰)' میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی اسناد جید ہیں۔
۱۰۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵: ۴٦۲

امام نسائی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔
ضیاء مقدسی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔
امام ہیثمی نے احمد بن حنبل کے رجال کو صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر: ۳۴

عن عميرة بن سعد رضی اللہ عنہ، أنه سمع علياً رضی اللہ عنہ و هو ينشد في الرحبة: مَن سمع رسولَ الله ﷺ يقول: مَن كنتُ مولاه فعليٌّ مولاه؟ فقام ستة نفر فشهدوا۔(۱)

عمیرہ بن سعد سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں قسم دیتے ہوئے سنا کہ کس نے رسولِ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے؟ تو (اِس پر) چھ(۶) افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔

---

(۱) ۱۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ:۸۹، ۹۱، رقم:۸۲، ۸۵

۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳:۱۳۴، رقم: ۲۲۷۵

۳۔ طبرانی کی 'المعجم الصغیر (۱:۶۴، ۶۵)' میں بیان کردہ روایت میں ہے کہ گواہی دینے والے افراد بارہ (۱۲) تھے، جن میں حضرت ابوہریرہ، ابوسعید اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے۔

ہیثمی نے یہ روایت 'مجمع الزوائد (۹:۱۰۸)' میں نقل کی ہے۔

۴۔ بیہقی، السنن الکبری، ۵:۱۳۲

۵۔ ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر (۴۵:۱۵۹)' میں جو روایت عمیرہ بن سعد لی ہے اس میں ہے کہ گواہی دینے والے افراد اٹھارہ (۱۸) تھے۔

۶۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۲:۳۹۷، ۳۹۸

عن أبی الطفیل، عن زید بن أرقم، قال: نَشَدَ علیّ الناس: من سمع رسول اللہ ﷺ یقول یوم غدیر خم: ألستم تعلمون أنی أولی بالمؤمنین مِن أنفسھم؟ قالوا: بلٰی، قال: فمَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، اللّٰھم! والِ من والاہ، و عادِ من عاداہ۔ فقام أثنا عشر رجلاً فشھدوا بذلک۔(۱)

ابوطفیل زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے حلفاً پوچھا کہ تم میں سے کون ہے جس نے رسول اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا ہو: ''کیا تم نہیں جانتے کہ میں مؤمنوں کی جانوں سے قریب تر ہوں؟ اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو بھی اُسے دوست رکھ، اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔'' (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس گفتگو پر) بارہ (۱۲) آدمی کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اس واقعہ کی شہادت دی۔

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۵۷۶، رقم: ۱۹۸۷
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۶
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۵۷، ۱۵۸
۴۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۲۷
۵۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۵۷، رقم: ۳۶۴۸۵
۶۔ شوکانی، درالسحابہ: ۲۱۱

عن سعید بن وھب و عن زید بن یثیع ﷺ قال: نَشَدَ علیّ الناسَ فی الرحبة مَن سمع رسولَ اللہ ﷺ یقول یوم غدیر خم إلا قام۔ قال: فقام مِن قبل سعید ستة و مِن قبل زید ستة، فشھدوا أنھم سمعوا رسولَ اللہ ﷺ یقول لعلی ﷺ یوم غدیر خم: ألیس اللہ أولی بالمؤمنین؟ قالوا: بلٰی۔ قال: اللّٰھم! من کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، اللّٰھم! والِ من والاہ و عادِ من عاداہُ۔(۱)

سعید بن وہب اور زید بن یثیع ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے کھلے میدان میں لوگوں کو قسم دی کہ جس نے رسولِ اکرم ﷺ کو غدیرخم کے دن کچھ فرماتے ہوئے سنا ہو کھڑا ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں: چھ (آدمی) سعید کی طرف سے اور چھ (۶) زید کی طرف سے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے گواہی دی کہ اُنہوں نے رسولِ اکرم ﷺ کو غدیرخم کے دن حضرت علی ﷺ کے حق میں یہ فرماتے ہوئے سنا: ’’کیا اللہ مؤمنین کی

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۱۱۸
۲۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب: ۹۰، ۱۰۰، رقم: ۸۴، ۹۵
۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲: ۶۷، رقم: ۱۲۱۴۰
۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۶۹، ۱۳۴، رقم: ۲۱۳۰، ۲۲۷۵
۵۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۱: ۶۵
۶۔ ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۲: ۱۰۵، ۱۰۶، رقم: ۴۸۰
۷۔ ابونعیم، حلیۃ الأولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵: ۲۶
۸۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۶۰
۹۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۷، ۱۰۸
۱۰۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۵۷، رقم: ۳۶۴۸۵
نسائی کی بیان کردہ دونوں روایات کی اسناد صحیح ہے۔
ہیثمی نے طبرانی کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

جانوں سے قریب تر نہیں ہے؟'' لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے۔''

حدیث نمبر: ۳۶

عن عبد الرحمن بن أبی لیلٰی قال: شهدتُ علیاً رضي الله عنه فی الرحبة ینشد الناس: أنشد اللہ مَن سمع رسولَ اللہ ﷺ یقول یوم غدیر خم: مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ۔ لما قام فشهد، قال عبد الرحمن: فقام إثنا عشر بدریاً کأنی أنظر إلی أحدهم، فقالوا: نشهد أنا سمعنا رسولَ اللہ ﷺ یقول یوم غدیر خم: ألستُ أولی بالمؤمنین من أنفسهم و أزواجی أمهاتهم؟ فقلنا: بلی، یا رسول اللہ، قال: فمن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، اللّٰهم! والِ من والاہ، و عادِ من عاداہ۔(۱)

عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وسیع

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۱۹

۲۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۱: ۲۵۷، رقم: ۵۶۳

۳۔ طحاوی، مشکل الآثار، ۲: ۳۰۸

۴۔ ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۲: ۸۰، ۸۱، رقم: ۴۵۸

۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۴: ۲۳۶

۶۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۵۶، ۱۵۷

۷۔ ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر (۴۵: ۱۶۱)' میں اسے زیاد بن ابی زیاد سے بھی روایت کیا ہے۔

۸۔ محبّ طبری نے بھی 'الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ (۳: ۱۲۸)' میں زیاد بن ابی زیاد کی روایت نقل کی ہے۔

۹۔ ابن اثیر، اسد الغابہ، ۴: ۱۰۲، ۱۰۳

۱۰۔ ابن کثیر، البدایہ و النہایہ، ۴: ۱۷۰

۱۱۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵: ۴۶۱، ۴۶۲

۱۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۵، ۱۰۶

۱۳۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۷۰، رقم: ۳۶۵۱۵

......

میدان میں دیکھا، اُس وقت آپ لوگوں سے حلفاً پوچھ رہے تھے کہ جس نے رسولِ اکرم ﷺ کو غدیرِ خم کے دن ...... جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے ......فرماتے ہوئے سنا ہو وہ کھڑا ہو کر گواہی دے۔ عبدالرحمٰن نے کہا: اس پر بارہ (۱۲) بدری صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہوئے، گویا میں اُن میں سے ایک کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ ان (بدری صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسولِ اکرم ﷺ کو غدیرِ خم کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کیا میں مؤمنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں، اور میری بیویاں اُن کی مائیں نہیں ہیں؟' سب نے کہا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔''

...... ۱۴۔ شوکانی، درالسحابہ: ۲۰۹

ہیثمی فرماتے ہیں کہ اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

حسام الدین ہندی فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابن جریر، سعید بن منصور اور ابن اثیر جزری نے بھی روایت کیا ہے۔

احمد بن حنبل نے یہ حدیثِ مبارکہ 'المسند (۱:۸۸)' میں زیاد بن ابی زیاد سے بھی روایت کی ہے۔ اُسے ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹:۱۰۶)' میں نقل کیا ہے اور اُس کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

عن عَمرو بن ذی مُرٍ و سعید بن وهب و عن زید بن يثيع قالوا: سمعنا علياً يقول نشدت الله رجلاً سمع رسول الله ﷺ يقول يوم غدير خم، لما قام، فقام ثلاثة عشر رجلا فشهدوا أن رسول الله ﷺ قال: ألست أولی بالمؤمنين من أنفسهم؟ قالوا: بلی، يا رسول الله! قال: فأخذ بيد علی، فقال: من كنت مولاه فهذا مولاه، اللّٰهم! وال من والاه، و عاد من عاداه، و أحب من أحبه، و أبغض من يبغضه، و انصر من نصره، و اخذل من خذله۔(۱)

عمرو بن ذی مر، سعید بن وہب اور زید بن یثیع سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں ہر اس آدمی سے حلفاً پوچھتا ہوں جس نے غدیر خم کے دن حضور نبیٔ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو، اس پر تیرہ آدمی کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے گواہی دی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' سب نے جواب دیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! راوی کہتا ہے: تب آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اِس (علی) سے محبت کرے تو اُس سے محبت کر، جو اِس (علی) سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ، جو اِس (علی) کی نصرت کرے تو اُس کی نصرت فرما اور جو اِسے رسوا (کرنے کی کوشش) کرے تو اُسے رسوا کر۔''

(۱) ۱۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۰۴، ۱۰۵)' میں اسے بزار سے روایت کیا ہے اور اس کے رجال کو صحیح قرار دیا ہے، سوائے فطر بن خلیفہ کے اور وہ ثقہ ہے۔
۲۔ بزار، المسند، ۳: ۳۵، رقم: ۷۸۶
۳۔ طحاوی، مشکل الآثار، ۲: ۳۰۸
۴۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۵۹، ۱۶۰
۵۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۵۸، رقم: ۳۶۴۸۷
۶۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۴: ۱۶۹؛ ۵: ۴۶۲

حدیث نمبر: ۳۸

عن زاذان بن عمر قال: سمعت علیاً رضی اللہ عنہ فی الرحبة وهو ينشد الناس: من شهد رسول الله ﷺ يوم غدير خم و هو يقول ما قال، فقام ثلاثة عشر رجلاً فشهدوا أنهم سمعوا رسول الله ﷺ وهو يقول: من كنت مولاه فعليّ مولاه۔(۱)

زاذان بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مجلس میں لوگوں سے حلفاً یہ پوچھتے ہوئے سنا: کس نے رسول اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس پر تیرہ (۱۳) آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے تصدیق کی کہ انہوں نے رسولِ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۸۴

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۵۸۵، رقم: ۹۹۱

۳۔ ابن ابی عاصم، کتاب السنہ: ۶۰۴، رقم: ۱۳۷۱

۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۶۹، رقم: ۲۱۳۱

۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۳۱

۶۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵: ۲۶

۷۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوۃ، ۱: ۳۱۳

۸۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۷

۹۔ ابنِ کثیر نے 'البدایہ والنہایہ (۴: ۱۶۹)' میں زاذان ابی عمر سے نقل کردہ روایت میں کھڑے ہو کر گواہی دینے والے آدمیوں کی تعداد بارہ (۱۲) لکھی ہے۔

۱۰۔ ابن کثیر نے 'البدایہ والنہایہ (۵: ۴۶۲)' میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے زاذان کی لی ہوئی روایت میں گواہی دینے والے افراد کی تعداد تیرہ (۱۳) لکھی ہے۔

۱۱۔ حسام الدین ہندی، کنزالعمال، ۱۳: ۱۵۸، رقم: ۳۶۴۸۷

۱۲۔ شوکانی، در السحابہ: ۲۱۱

عن عبد الرحمن بن أبی لیلٰی، قال: خطب علیؓ فقال: أنشد اللّٰہ امرءً نشدۃ الإسلام سمع رسول اللّٰہ ﷺ یوم غدیر خم أخذ بیدی، یقول: ألستُ أولی بکم یا معشرَ المسلمین مِن أنفسکم؟ قالوا: بلی، یا رسول اللّٰہ، قال: مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، اللّٰھم! والِ من والاہ، وعادِ مَن عاداہ، وانصُر مَن نصرہ، واخُذل مَن خذلہ، إلا قام فشھد، فقام بضعۃ عشر رجلاً فشھدوا، وکتم فما فنوا من الدنیا إلا عموا و برصوا۔(۱)

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: میں اس آدمی کو اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، جس نے رسولِ اکرم ﷺ کو غدیرخم کے دن میرا ہاتھ پکڑے ہوئے یہ فرماتے سنا ہو: ''اے مسلمانو! کیا میں تمہاری جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' سب نے جواب دیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اِس (علی) کی مدد کرے تو اُس کی مدد فرما، جو اِس کی رسوائی چاہے تو اُسے رسوا کر؟'' اس پر تیرہ (۱۳) سے زائد افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی اور جن لوگوں نے یہ باتیں چھپائیں وہ دُنیا میں اندھے ہو کر یا برص کی حالت میں مر گئے۔

---

(۱) ۱۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۱۳۱، رقم: ۳۶۴۱۷

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵: ۱۵۸

۳۔ ابن اثیر کی 'اسد الغابہ (۳: ۴۸۷)' میں ابواسحاق سے لی گئی روایت میں ہے: یزید بن ودیعہ اور عبدالرحمٰن بن مدلج گواہی چھپانے کے سبب بیماری میں مبتلا ہوئے۔

حدیث نمبر: ۴۰

عن الأصبغ بن نباتة، قال: نَشَدَ علیّ رضی الله عنه الناسَ فی الرحبة: مَن سمع النبی صلی الله علیه وآله وسلم یوم غدیر خم؟ ما قال إلا قام، و لا یقوم إلا مَن سمع رسولَ الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول، فقام بضعة عشر رجلا فیهم: أبو أیوب الأنصاری، و أبو عمرة بن محصن، و أبو زینب، و سهل بن حنیف، و خزیمة بن ثابت، و عبد الله بن ثابت الأنصاری، و حُبشی بن جنادة السلولی، و عبید بن عازب الأنصاری، و النعمان بن عجلان الأنصاری، و ثابت بن ودیعة الأنصاری، و أبو فضالة الأنصاری، و عبدالرحمن بن عبد رب الأنصاری رضی الله عنهم، فقالوا: نشهد أناّ سمِعنا رسولَ الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول: ألا! إنّ الله ولیی وأنا ولی المؤمنین، ألا! فمَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، اللّٰهم! والِ مَن والاہ، و عادِ مَن عاداہ، و أحبّ مَن أحبه، و أبغض مَن أبغضه، و أعن مَن أعانه۔(۱)

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھلے میدان میں لوگوں کو قسم دی کہ جس نے غدیرخم کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہو، وہ کھڑا ہو جائے۔ اس پر تیرہ (۱۳) سے زائد افراد کھڑے ہوئے جن میں ابوایوب انصاری، ابوعمرہ بن محصن، ابو زینب، سہل بن حنیف، خزیمہ بن ثابت، عبداللہ بن ثابت انصاری، حبشی بن جنادہ سلولی، عبید بن عازب انصاری، نعمان بن عجلان انصاری، ثابت بن ودیعہ انصاری، ابوفضالہ انصاری اور عبدالرحمٰن بن عبدرب انصاری رضی اللہ عنہم تھے۔ ان سب نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے

(۱) ۱۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۳: ۴۶۵

۲۔ طحاوی، مشکل الآثار، ۲: ۳۰۸

۳۔ ابن اثیر نے 'اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (۲: ۳۶۲)' میں یعلٰی بن مرہ سے ایک روایت بیان کی ہے جس میں گواہان میں یزید یا زید بن شراحیل کا بھی ذکر ہے، جبکہ یعلٰی بن مرہ سے ہی بیان کردہ ایک اور روایت (۳: ۱۳۷) میں عامر بن لیلٰی کا ذکر ہے، ایک اور مقام (۵: ۲۸۲) پر گواہان میں ناجیہ بن عمرو کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ سے سنا: لوگو! آگاہ رہو! اللہ میرا ولی ہے اور میں مؤمنین کا ولی ہوں، خبردار! (آگاہ رہو!) جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اِس سے محبت کرے تو اُس سے محبت کر، جو اِس سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ اور جو اِس کی مدد کرے تو اُس کی مدد فرما۔

حدیث نمبر: ۴۱

عن زيد بن أرقم، قال استشهد على الناس، فقال: أنشد اللہ رجلا سمع النبی ﷺ يقول: اللّٰهم! من كنتُ مولاه، فعلى مولاه، اللّٰهم! والِ من والاه، و عادِ من عاداه، قال: فقام ستة عشر رجلاً، فشهدوا۔(۱)

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے گواہی طلب کرتے ہوئے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں جس نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔'' پس اس (موقع) پر سولہ (۱۶) آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۷۰
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۷۱، رقم: ۴۹۸۵
۳۔ محبّ طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی: ۱۲۵، ۱۲۶
۴۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۲۷
۵۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵: ۴۶۱
۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۶
ہیثمی نے کہا ہے کہ جنہوں نے اس واقعہ کو چھپایا اُن کی بصارت چلی گئی۔

حدیث نمبر: ۴۲

عن عمیر بن سعد أن علیا جمع الناس فی الرحبة و أنا شاهد، فقال: أنشد الله رجلا سمع رسول الله ﷺ یقول: من کنت مولاه فعلی مولاه، فقام ثمانیة عشر رجلا فشهدوا أنهم سمعوا نبی ﷺ یقول: ذالک۔(۱)

عمیر بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں یہ قسم دیتے ہوئے سنا کہ کس نے رسولِ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں مولٰی ہوں اُس کا علی مولا ہے؟ تو اٹھارہ (۱۸) افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔

---

(۱) ۱۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۱۰۸:۹)' میں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اُس کی اسناد حسن ہیں۔
۲۔ ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر (۱۵۸:۴۵)' میں عمیر بن سعید رضی اللہ عنہ سے یہ روایت لی ہے جبکہ عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ گواہی دینے والے افراد بارہ (۱۲) تھے۔
۳۔ ابن کثیر نے 'البدایہ والنہایہ (۱۷۱:۴؛ ۴۶۱:۵)' میں عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ سے جو روایت لی ہے اس میں ہے کہ گواہی دینے والے بارہ (۱۲) آدمی تھے جن میں حضرت ابو ہریرہ، ابوسعد اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے۔
۴۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال ۱۵۴:۱۳، ۱۵۵، رقم: ۳۶۴۸۰
۵۔ شوکانی، در السحابہ: ۲۱۱

حدیث نمبر: ۴۳

عن أبی الطفیل، قال: جمع علیّ رضی الله عنه الناس فی الرحبة، ثم قال لهم: أنشد الله کل امرئ مسلم سمع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول یوم غدیر خم ما سمع لما قام، فقام ثلاثون من الناس، و قال أبو نعیم: فقام ناس کثیر فشهدوا حین أخذه بیده، فقال للناس: أتعلمون أنی أولی بالمؤمنین من أنفسهم؟ قالوا: نعم، یا رسول الله! قال: من کنت مولاه فهذا مولاه، اللّٰهم! والِ من والاه و عاد من عاداه، قال فخرجتُ و کأنّ فی نفسی شیاً فلقیتُ زید بن أرقم فقلتُ له: إنی سمعتُ علیا رضی الله عنه یقول کذا و کذا، قال فما تنکر قد سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول ذلک له۔(۱)

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل نے 'المسند (۴:۳۷۰)' میں اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲:۶۸۲، رقم: ۱۱۶۷
۳۔ بزار، المسند، ۲:۱۳۳
۴۔ ابن حبان کی 'الصحیح (۱۵:۳۷۶، رقم: ۶۹۳۱)' میں بیان کردہ روایت کی اسناد صحیح اور رجال ثقہ ہیں۔
۵۔ ابن ابی عاصم، کتاب السنہ: ۶۰۳، رقم: ۱۳۶۶
۶۔ حاکم نے 'المستدرک (۳:۱۰۹، رقم: ۴۵۷۶)' میں اسے شیخین کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔
۷۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۵:۱۳۴
۸۔ یہ حدیث مختصر الفاظ سے طبرانی نے 'المعجم الکبیر (۵:۱۹۵، رقم: ۵۰۷۱)' میں روایت کی ہے۔
۹۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ فی مناقب العشرہ، ۳:۱۲۷
۱۰۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵:۱۵۶
۱۱۔ ابن اثیر نے 'اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (۶:۲۴۶)' میں گواہی دینے والے افراد کی تعداد سترہ (۱۷) ذکر کی ہے۔
......

ابوطفیل سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے لوگوں کو ایک کھلی جگہ (رحبہ) میں جمع کیا، پھر اُن سے فرمایا: میں ہر مسلمان کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے رسولِ اکرم ﷺ کو غدیرِخم کے دن (میرے متعلق) کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ کھڑا ہو جائے۔ اس پر تیس (۳۰) افراد کھڑے ہوئے جبکہ ابونعیم نے کہا کہ کثیر افراد کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے گواہی دی کہ (ہمیں وہ وقت یاد ہے) جب رسولِ اکرم ﷺ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے فرمایا: ''کیا تمہیں اس کا علم ہے کہ میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر ہوں؟'' سب نے کہا: ہاں، یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ (علی) مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔'' راوی کہتے ہیں کہ جب میں وہاں سے نکلا تو میرے دل میں کچھ شک تھا۔ اسی دوران میں زید بن ارقمؓ سے ملا اور اُنہیں کہا کہ میں نے حضرت علیؓ کو اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ (اس پر) زید بن ارقمؓ نے کہا: تو کیسے انکار کرتا ہے جبکہ میں نے خود رسولِ اکرم ﷺ کو حضرت علیؓ کے متعلق ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے؟

.... ۱۲۔ ابن کثیر نے 'البدایہ والنہایہ (۴: ۱۷۱)' میں لکھا ہے کہ رحبہ سے مراد کوفہ کی مسجد کی کھلی جگہ ہے۔

۱۳۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۵: ۴۶۰، ۴۶۱

۱۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۴

۱۵۔ ابومحاسن، المعتصر من المختصر من مشکل الآثار، ۲: ۳۰۱

۱۶۔ ہیثمی نے 'الصواعق المحرقۃ (ص: ۱۲۲)' میں لکھا ہے کہ یہ حدیث حضور نبی اکرم ﷺ سے تیس صحابہ کرامؓ نے روایت کی ہے اور اس کے طرق کی کثیر تعداد صحیح یا حسن کے ذیل میں آتی ہے۔

۱۷۔ شوکانی، درالسحابہ: ۲۰۹

عن رياح بن الحرث قال: جاء رهط إلى علی ﷺ بالرحبة فقالوا: السلام عليک يا مولانا! قال: کيف أکون مولاکم وأنتم قوم عرب؟ قالوا: سمعنا رسول الله ﷺ يوم غدير خم يقول: من کنتُ مولاه فإن هذا مولاه، قال رياح: فلما مضوا تبعتهم فسألت من هؤلاء؟ قالوا: نفر من الأنصار فيهم أبو أيوب الأنصاری۔(۱)

ریاح بن حرث سے روایت ہے کہ ایک وفد نے حضرت علی ﷺ سے ملاقات کی اور کہا: اے ہمارے مولا! آپ پر سلامتی ہو۔حضرت علی ﷺ نے پوچھا: میں کیسے آپ کا مولا ہوں حالانکہ آپ تو قومِ عرب ہیں (کسی کو جلدی قائدنہیں مانتے)۔ اُنہوں نے کہا:

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵:۴۱۹

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ،۲:۵۷۲، رقم: ۹۶۷

۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف،۱۲:۶۰، رقم: ۱۲۱۲۲

۴۔طبرانی، المعجم الکبیر،۴:۱۷۳،۱۷۴، رقم: ۴۰۵۲، ۴۰۵۳

۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد،۹:۱۰۳،۱۰۴

۶۔محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ،۲:۱۶۹

۷۔محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ،۳:۱۲۶

۸۔ ابن عساکر نے یہ روایت 'تاریخ دمشق الکبیر' میں زیاد بن حارث (۴۵:۱۶۱)،حسن بن حارث (۴۵:۱۶۲) اور ریاح بن حارث (۴۵:۱۶۳) سے لی ہے۔

۸۔ ابن اثیر نے 'اسدالغابہ فی معرفۃ الصحابہ (۲:۱۶۷)' میں زِر بن حبیش سے روایت کیا ہے کہ بارہ صحابہ کرام نے حضرت علی ﷺ کو اپنا مولاتسلیم کیا، جن میں قیس بن ثابت، ہشام بن عتبہ اور حبیب بن بدیل ﷺ شامل تھے۔

۹۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ،۴:۱۷۲

۱۰۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ،۵:۴۶۲

ہیثمی نے اس روایت کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

ہم نے رسول اللہ ﷺ سے غدیرِ خم کے دن سنا ہے: ''جس کا میں مولا ہوں بے شک اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔'' حضرت ریاح رضی اللہ عنہ نے کہا: جب وہ لوگ چلے گئے تو میں نے ان سے جا کر پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ انصار کا ایک وفد ہے، اُن میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

حدیث نمبر: ۴۵

عن عمرؓ: و قد نازعه رجل فی مسألة، فقال: بینی و بینک هذا الجالس، و أشار إلی علیّ بن أبی طالبؓ، فقال الرجل: هذا الأبطن! فنهض عمرؓ عن مجلسه و أخذ بتلبیبه حتی شاله من الأرض، ثم قال: أتدری من صغرت، مولای و مولی کل مسلم!(۱)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ کے ساتھ کسی مسئلے میں جھگڑا کیا تو آپؓ نے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان یہ بیٹھا ہوا آدمی فیصلہ کرے گا ...... اور حضرت علیؓ کی طرف اشارہ کیا ...... تو اس آدمی نے کہا: یہ بڑے پیٹ والا (ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا)! حضرت عمرؓ اپنی جگہ سے اٹھے، اسے گریبان سے پکڑا یہاں تک کہ اسے زمین سے اوپر اٹھا لیا، پھر فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ تو جسے حقیر گردانتا ہے وہ میرے اور ہر مسلمان کے مولیٰ ہیں۔

---

(۱) محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۲۸
محبّ طبری نے کہا ہے کہ ابن سمان نے اس کی تخریج کی ہے۔

حدیث نمبر: ۴۶

و عن عمرؓ و قد جاءہ أعرابیان یختصمان، فقال لعلیؓ: إقض بینھما یا أبا الحسن! فقضی علیؓ بینھما، فقال أحدھما: ھذا یقضی بیننا! فَوَثَبَ إلیہ عمرؓ و أخذ بتلبیبہ، و قال: ویحک! ما تدری من ھذا؟ ھذا مولای و مولی کل مؤمنٍ، و من لم یکن مولاہ فلیس بمؤمن۔(۱)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس دو بدّو جھگڑا کرتے ہوئے آئے۔ آپ ؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: اے ابوالحسن! ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیں۔ پس آپ ؓ نے اُن کے درمیان فیصلہ کر دیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ (کیا) یہی ہمارے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے رہ گیا ہے؟ (اس پر) حضرت عمرؓ اس کی طرف بڑھے اور اس کا گریبان پکڑ کر فرمایا: تو ہلاک ہو! کیا تو جانتا ہے کہ یہ کون ہیں؟ یہ میرے اور ہر مؤمن کے مولا ہیں (اور) جو اِن کو اپنا مولا نہ مانے وہ مؤمن نہیں۔

---

(۱) ۱۔ محبّ طبری نے یہ روایت 'ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی (ص:۱۲۶)' میں بیان کی ہے اور کہا ہے کہ اسے ابن سمان نے اپنی کتاب 'الموافقۃ' میں ذکر کیا ہے۔
۲۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۲۸

حدیث نمبر: ۴۷

عن عمر أنه قال: علیّ مولی من کان رسول اللهﷺ مولاہ۔

عن سالم قیل لعمر: إنک تصنع بعلیّ شیئا ما تصنعه بأحد من أصحاب رسول اللهﷺ، قال: إنه مولای۔(۱)

حضرت عمرؓ نے فرمایا: رسول اللہﷺ جس کے مولا ہیں علیؓ اس کے مولا ہیں۔

حضرت سالم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا کہ آپ حضرت علیؓ کے ساتھ ایسا (امتیازی) برتاؤ کرتے ہیں جو آپ دیگر صحابہ کرامؓ سے (عموماً) نہیں کرتے! (اس پر) حضرت عمرؓ نے (جواباً) فرمایا: وہ (علی) تو میرے مولا (آقا) ہیں۔

---

(۱) ۱۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳:۱۲۸
۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵:۱۷۸

عن يزيد بن عمر بن مورق قال: كنت بالشام و عمر بن عبد العزيز يعطى الناس، فتقدمتُ إليه فقال لى: ممن أنتَ؟ قلت: مِن قريش، قال: مِن أى قريش؟ قلتُ: مِن بنى هاشم، قال: مِن أى بنى هاشم؟ قال: فسكتُ۔ فقال: مِن أى بنى هاشم؟ قلتُ: مولى علىّ، قال: مَن علىّ؟ فسكتُ، قال: فوضع يده على صدرى و قال: و أنا و اللهِ مولى علىّ بن أبى طالب عليه السلام، ثم قال: حدثنى عدة أنّهم سمعوا النبى ﷺ يقول: مَن كنتُ مولاه فعلىّ مولاه، ثم قال: يا مزاحم! كم تعطى أمثاله؟ قال: مائة أو مائتى درهم، قال: إعطه خمسين ديناراً، وقال ابن أبى داؤد: ستين ديناراً لولايته علىّ بن أبى طالب رضی اللہ عنہ، ثم قال: ألحق ببلدك فسيأتيك مثل ما يأتى نظراءك۔(۱)

یزید بن عمر بن مورق روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ لوگوں کو نواز رہے تھے۔ پس میں ان کے پاس آیا، اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں نے کہا: قریش سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس (شاخ) سے؟ میں نے کہا: بنی ہاشم سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ اُنہوں نے (پھر) پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ میں نے کہا: مولا علی (کے خاندان سے)۔ اُنہوں نے پوچھا کہ علی کون ہے؟ میں خاموش رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا: ”بخدا! میں علی بن اَبی طالب رضی اللہ عنہ کا غلام ہوں۔“ اور پھر کہا کہ مجھے بے شمار

---

(۱) ۱۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵: ۳۶۴
۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۴۸: ۲۳۳
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۶۹: ۱۲۷
۴۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۶: ۴۲۷، ۴۲۸

لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' پھر مزاحم سے پوچھا کہ اِس قبیل کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: سو (۱۰۰) یا دو سو (۲۰۰) درہم۔ اِس پر اُنہوں نے کہا: ''علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی قرابت کی وجہ سے اُسے پچاس (۵۰) دینار دے دو، اور ابنِ اَبی داوٗد کی روایت کے مطابق ساٹھ (٦٠) دینار دینے کی ہدایت کی، اور (اُن سے مخاطب ہو کر) فرمایا: آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں، آپ کے پاس آپ کے قبیل کے لوگوں کے برابر حصہ پہنچ جائے گا۔

حدیث نمبر: ۴۹

عن الزهری قال: سمعت أباجنیدة جندع بن عَمرو بن مازن، قال: سمعت النبیﷺ یقول: من کذب علیّ متعمداً فلیتبوأ مقعده من النار، و سمعته و إلا صُمَّتا، یقول۔ و قد انصرف من حجة الوداع فلما نزل غدیر خُمّ قام فی الناس خطیباً وأخذ بید علیؓ، و قال: من کنت ولیه فهذا ولیه، اللهم! وال من والاه، وعاد من عاداه۔ قال عبید الله: فقلت للزهری: لا تحدّث بهذا بالشام، وأنت تسمع ملء أذنیک سب علی ؓ، فقال: و الله! إن عندی من فضائل علی ؓ ما لو تحدثت بها لقُتلتُ۔(۱)

زہری سے روایت ہے کہ ابوجنیدہ جندع بن عمرو بن مازن نے کہا: میں نے حضور نبیٔ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔ (اور یہ فرمان) میں نے خود سنا ہے ورنہ میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں ۔حضور نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس لوٹے اور غدیرخم کے مقام پر پہنچے، لوگوں کو خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: جس کا میں ولی ہوں یہ (علی) اُس کا ولی ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ عبیداللہ نے کہا: میں نے زہری سے کہا: ایسی باتیں ملک شام میں بیان نہ کرنا ورنہ تو وہاں حضرت علی ؓ کی مخالفت میں اتنی باتیں سنے گا کہ تیرے کان بھر جائیں گے۔ (اس کے جواب میں) اِمام زہری نے فرمایا: خدا کی قسم! حضرت علی ؓ کے اِتنے فضائل میرے پاس محفوظ ہیں کہ اگر میں اُنہیں بیان کروں تو مجھے قتل کر دیا جائے۔

(۱) ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۱:۵۷۲، ۵۷۳

حدیث نمبر: ۵۰

عن عَمرو بن العاص ﷺ، قال: سئلهٗ رجلٌ عن عليّ ﷺ، قال: يا عَمرو! إنّ أشياخنا سمعوا رسولَ اللهِ ﷺ يقول: مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، فحق ذلک أم باطل؟ فقال عمرو: حق و أنا أزيدک: إنه ليس أحد من صحابة رسول الله ﷺ له مناقب مثل مناقب عليّ۔(۱)

حضرت عَمرو بن عاص ﷺ روایت کرتے ہیں کہ اُن سے کسی شخص نے پوچھا: اے عمرو! ہمارے بزرگوں نے رسولِ اکرم ﷺ سے حضرت علی ﷺ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ یہ بات دُرست ہے یا غلط؟ عمرو نے کہا: درست ہے، اور میں آپ کو مزید بتاؤں کہ صحابۂ کرام ﷺ میں سے کسی کے بھی حضرت علی ﷺ جیسے مناقب نہیں ہیں۔

---

(۱) ابن قتیبہ دینوری، الامامہ والسیاسہ، ۱:۱۱۳

حدیث نمبر: ۵۱

عن علی رضی اللہ عنہ قال: عمّمنی رسولُ اللّٰہ ﷺ یوم غدیر خم بعمامة سدلها خلفی، ثم قال: إن اللّٰہ عزوجل أمدنی یوم بدر و حنین بملائکة یعتمون هذه العمة، فقال: إنّ العمامةَ حاجزةٌ بین الکفر و الإیمان۔(۱)

(خود) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے غدیر خم کے دن ایسے عمامے سے میری دستار بندی کروائی اس کا شملہ پیچھے لٹکا دیا پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے بدر و حنین میں (جن) فرشتوں کے ذریعے میری مدد کی، اُنہوں نے اِسی ہیئت کے عمامے باندھ رکھے تھے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک عمامہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔''

---

(۱) ۱۔ طیالسی، المسند : ۲۳، رقم: ۱۵۴

۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۱۴

۳۔ حسام الدین ہندی، کنزالعمال، ۱۵: ۳۰۶، ۴۸۲، رقم: ۴۱۱۴۱، ۴۱۹۰۹

حسام الدین ہندی نے کہا ہے کہ اِس حدیث کو طیالسی کے علاوہ بیہقی، طبرانی، ابن ابی شیبہ اور ابن منیع نے بھی روایت کیا ہے۔ حسام الدین ہندی نے 'إنّ العمامةَ حاجزةٌ بین المسلمین و المشرکین' کے الفاظ کا اِضافہ کیا ہے۔

عبدالاعلیٰ بن عدی سے بھی یہ روایت ہے کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے غدیر خم کے دن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اُن کی دستار بندی فرمائی اور دستار کا شملہ پیچھے لٹکا دیا۔ یہ حدیث درج ذیل کتب میں ہے:

۱۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۳: ۱۷۰

۲۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۹۴

۳۔ زرقانی، شرح المواہب اللدنیہ، ۶: ۲۷۲

ضمیمہ نمبر: ۱

واقعۂ غدیر بیان کرنے والے

مشہور صحابۂ کرام و تابعین عظام

نمبر شمار	اسمائے گرامی	صفحہ نمبر
۱	ابو اِسحاق	۵۹
۲	اَصبغ بن نباتہ رضی اللہ عنہ	۶۹
۳	ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ	۲۰، ۵۱، ۶۹
۴	ابو بردہ رضی اللہ عنہ	۲۱
۵	بریدہ رضی اللہ عنہ	۲۰، ۲۷، ۳۵، ۵۴
۶	ابو بریدہ رضی اللہ عنہ	۲۶
۷	انس بن مالک رضی اللہ عنہ	۵۱، ۶۰
۸	براء بن عازب رضی اللہ عنہ	۲۴، ۲۵، ۴۸، ۵۷
۹	ثابت بن ودیعہ انصاری رضی اللہ عنہ	۶۹
۱۰	جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما	۲۰، ۴۰
۱۱	جریر رضی اللہ عنہ	۴۴
۱۲	ابو جعفر رضی اللہ عنہ	۴۰
۱۳	ابو جنیدہ جندع بن عمرو بن مازن رضی اللہ عنہ	۸۲
۱۴	حُبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ	۲۱، ۶۹
۱۵	حبیب بن بدیل رضی اللہ عنہ	۷۵
۱۶	حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ	۲۱، ۴۲

نمبر شمار	اسمائے گرامی	صفحہ نمبر
۸۰	ابن واثلہ رضی اللہ عنہ	۲۹، ۷۰
۸۱	ہشام بن عتبہ	۷۵
۸۲	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ	۲۱، ۴۶، ۵۱
۸۳	ابو یزید اودی	۵۸
۸۴	یزید بن عمر بن مورق رضی اللہ عنہ	۸۰

نوٹ: ابن عقدہ نے 'کتاب الموالاۃ' میں حدیث غدیر کے ۱۰۱ رُواۃ کا ذکر کیا ہے، جن میں سے اُن رُواۃ کے نام درج ذیل ہیں جو پہلے مذکور نہیں ہوئے:

۸۵۔ اسامہ بن زید بن حارثہ کلبی
۸۶۔ اسماء بنت عمیس
۸۷۔ ابو امامہ باہلی
۸۸۔ ابو برزہ بن عبید انصاری
۸۹۔ ابو بکر صدیق
۹۰۔ جبلہ بن عمرو انصاری
۹۱۔ ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ سوائی
۹۲۔ جندب بن سفیان علقی بجلی
۹۳۔ حبہ بن جوین عرنی
۹۴۔ حذیفہ بن یمان
۹۵۔ حسن بن ابی طالب
۹۶۔ حسان بن ثابت انصاری

۹۷۔ حسین بن علی بن ابی طالب
۹۸۔ ابوالحمراء (خادمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
۹۹۔ ابوذر جندب بن جنادہ
۱۰۰۔ ابوذویب شاعر
۱۰۱۔ ابورافع
۱۰۲۔ رفاعہ بن رافع انصاری
۱۰۳۔ زبیر بن عوام
۱۰۴۔ زید بن ثابت انصاری
۱۰۵۔ زید بن حارثہ انصاری
۱۰۶۔ سعد بن جنادہ عوفی
۱۰۷۔ سعد بن زرارہ انصاری
۱۰۸۔ سعید بن سعد بن عبادہ انصاری
۱۰۹۔ سلمان فارسی
۱۱۰۔ اُم سلمہ
۱۱۱۔ سلمہ بن اکوع اسلمی
۱۱۲۔ ابوسلیمان جابر بن سمرہ سوائی
۱۱۳۔ سمرہ بن جندب
۱۱۴۔ سہل بن سعد انصاری
۱۱۵۔ ابوشریح خزاعی
۱۱۶۔ ضمیر اسیدی
۱۱۷۔ عامر ابولیلی غفاری
۱۱۸۔ عامر بن عمیر عوفی

۱۱۹۔ عامر بن لیلی بن حمزہ

۱۲۰۔ عائشہ بنت ابی بکر

۱۲۱۔ عباس بن عبد المطلب

۱۲۲۔ عبدالرحمٰن بن عوف

۱۲۳۔ عبدالرحمٰن بن مذبح

۱۲۴۔ عبد الرحمٰن بن نعیم دیلمی

۱۲۵۔ عبداللہ بن ابی اسید مخزومی

۱۲۶۔ عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی

۱۲۷۔ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب

۱۲۸۔ عبداللہ بن مسعود

۱۲۹۔ عبید اللہ بن بشر مارنی

۱۳۰۔ عثمان بن عفان

۱۳۱۔ عثمان بن حنیف

۱۳۲۔ عدی بن حاتم طائی

۱۳۳۔ عطیہ بن بشر مازنی

۱۳۴۔ عقبہ بن عامر جہنی

۱۳۵۔ عمر بن ابی سلمہ

۱۳۶۔ عمرو بن حمق خزاعی

۱۳۷۔ عمرو بن مرہ

۱۳۸۔ فاطمہ بنت حمزہ بن عبد المطلب

۱۳۹۔ ابو قدامہ انصاری

۱۴۰۔ کعب بن عجزہ انصاری

۱۴۱۔ مقداد بن عمرو کندی

۱۴۲۔ وحشی بن حرب

۱۴۳۔ ام ہانی بنت ابی طالب

۱۴۴۔ ابو الہثیم بن بہتان انصاری

۱۴۵۔ ابو یعلی انصاری

۱۴۶۔ یعلی بن مرہ ثقفی

رضی اللہ عنہم أجمعین۔

ابن عقدہ کے مطابق مذکورہ بالا رُواۃ کے علاوہ مزید اٹھائیس (۲۸) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی حدیثِ غدیر بیان کی ہے، لیکن اُس نے نام ذکر نہیں کئے۔

ضمیمہ نمبر: ۲

حدیثِ غدیر کی تخریج کرنے والے ائمہ حدیث

نمبر شمار	نام	متوفی
	دوسری صدی ہجری	
۱	ابن شہاب زہری	۱۲۵
۲	محمد بن اسحاق	۱۵۱ یا ۱۵۲
۳	معمر بن راشد	۱۵۳ یا ۱۵۴
۴	اسرائیل بن یونس سبیعی	۱۶۰ یا ۱۶۳
۵	شریک بن عبداللہ قاضی	۱۷۷
۶	محمد بن جعفر مدنی غندر	۱۹۳
۷	وکیع بن جراح بن ملیح رواسی	۱۹۷
۸	عبداللہ بن نمر حدانی	۱۹۹
	تیسری صدی ہجری	
۹	محمد بن عبداللہ ابو احمد زبیری حبال	۲۰۳
۱۰	یحییٰ بن آدم بن سلیمان اموی	۲۰۳

۱۱	امام محمد بن ادریس شافعی	۲۰۴
۱۲	اسود بن عامر بن شاذان شامی	۲۰۸
۱۳	عبد الرزاق بن ہمام صنعانی	۲۱۰
۱۴	حسنین بن محمد مروزی	۲۱۳
۱۵	فضل بن وکین ابو نعیم کوفی	۲۱۸ یا ۲۱۹
۱۶	عفان بن مسلم صفار	۲۲۰
۱۷	سعید بن منصور خراسانی	۲۲۷
۱۸	ابراہیم بن حجاج	۲۳۱ یا ۲۳۷
۱۹	علی بن حکیم اودی	۲۴۱
۲۰	علی بن محمد طنافسی	۲۳۳
۲۱	ہدیہ بن خالد بطری	۲۳۵ یا ۲۳۶
۲۲	عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ عبسی	۲۳۵
۲۳	عبیداللہ بن عمر قواریری	۲۳۵
۲۴	اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ حنظلی	۲۳۸
۲۵	عثمان بن محمد بن ابوالحسن بن ابی شیبہ	۲۳۹
۲۶	قتیبہ بن سعید بلخی	۲۴۰
۲۷	امام احمد بن حنبل	۲۴۲
۲۸	ہارون بن عبداللہ ابو موسیٰ اعمال	۲۴۳
۲۹	محمد بن بشار عبدی	۲۵۳

چوتھی صدی ہجری

پانچویں صدی ہجری

چھٹی صدی ہجری

۸۴	محمود بن عمر زمخشری	۵۳۷
۸۵	محمد بن علی بن ابراہیم نطزی	
۸۶	عبدالکریم بن محمد بن ابو سعد مروزی	۵۶۴
۸۷	موفق بن احمد ابو المؤید اخطب خوارزم	۵۶۸
۸۸	عمر بن محمد بن خضر اردبیلی	
۸۹	علی بن حسن بن ہبۃ اللہ ابن عساکر دمشقی	۵۷۱
۹۰	محمد بن عمر بن احمد بن موسیٰ مدینی اصبہانی	۵۸۱
۹۱	فضل اللہ بن ابی سعید حسنی نوریشتی	
۹۲	اسعد بن محمود بن خلف ابو فتح عجلی	۶۰۰

ساتویں صدی ہجری

۹۳	امام محمد بن عمر فخر الدین رازی	۶۰۶
۹۴	مبارک بن محمد ابو السعادات ابن اثیر جزری	۶۰۶
۹۵	علی بن محمد بن محمد بن عبدالکریم جزری ابوحسن ابن اثیر	۶۳۰
۹۶	محمد بن عبدالواحد مقدسی حنبلی	۶۴۳
۹۷	محمد بن طلحہ نصیبی	۶۵۲
۹۸	یوسف بن محمد ابوالحجاج بلوی ابن شیخ	
۹۹	یوسف بن قزعلی سبط ابن جوزی	۶۵۴
۱۰۰	محمد بن یوسف گنجی شافعی	۶۵۸
۱۰۱	عبدالرزاق بن رزق اللہ رسعنی	۶۶۱

۱۰۲	یحییٰ بن شرف نووی	۶۷۶
۱۰۳	احمد بن عبداللہ محبّ الدین طبری مکی	۶۹۴
۱۰۴	ابراہیم بن عبداللہ وصابی یمنی شافعی	
۱۰۵	محمد بن احمد ضرغانی	۶۹۹

آٹھویں صدی ہجری

۱۰۶	ابراہیم بن محمد حموینی	۷۲۲
۱۰۷	احمد بن محمد بن احمد علاء الدولہ سمنانی	۷۳۶
۱۰۸	یوسف بن عبد الرحمٰن مزی	۷۴۲
۱۰۹	محمد بن احمد ذہبی	۷۴۸
۱۱۰	حسن بن حسین نظام الدین اعرج نیساپوری	
۱۱۱	محمد بن عبداللہ ولی الدین خطیب بغدادی	
۱۱۲	عمر بن مظفر بن عمر ابوحفص معری حلبی ابن الوردی	۷۴۹
۱۱۳	احمد بن عبدالقادر بن مکتوم تاج الدین قیسی نحوی	۷۴۹
۱۱۴	محمد بن یوسف زرندی	۷۵۲
۱۱۵	محمد بن مسعود گازرونی	۷۵۸
۱۱۶	عبداللہ بن اسعد یمنی یافعی	۷۶۸
۱۱۷	اسماعیل بن عمر دمشقی ابن کثیر	۷۷۴
۱۱۸	عمر بن الحسن ابوحفص مراغی	۷۷۸
۱۱۹	علی بن شہاب الدین ہمدانی	۷۸۶

۱۲۰	محمد بن عبداللہ بن احمد مقدسی	۷۸۹

نویں صدی ہجری

۱۲۱	محمد بن محمد خواجہ پارسا	۸۳۲
۱۲۲	محمد بن محمد شمس الدین جرزی	۸۳۳
۱۲۳	احمد بن علی بن عبد القادر مقریزی	۸۴۵
۱۲۴	شہاب الدین بن شمس الدین دولت آبادی	۸۴۱
۱۲۵	احمد بن علی بن محمد بن حجر عسقلانی	۸۵۲
۱۲۶	علی بن محمد بن احمد ابن صباع مالکی	۸۵۵
۱۲۷	محمد بن احمد عینی حنفی	۸۵۵
۱۲۸	حسین بن معین الدین یزدی	۸۷۰
۱۲۹	عبداللہ بن عبد الرحمٰن	۸۸۳
۱۳۰	فضل اللہ بن روز بہان بن فضل اللہ خنجی شیرازی	

دسویں صدی ہجری

۱۳۱	علی بن عبداللہ نورالدین سمہودی شافعی	۹۱۱
۱۳۲	عبدالرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین سیوطی	۹۱۱
۱۳۳	عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی	
۱۳۴	عبدالوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد	۹۳۲
۱۳۵	احمد بن محمد بن علی بن احمد بن حجر ہیتمی مکی	۹۷۳

۱۳۶	علی بن حسام الدین متقی ہندی	۹۷۵
۱۳۷	محمد طاہر فتنی	۹۸۱
۱۳۸	میرزا مخدوم بن عبد الباقی	۹۹۵

گیارہویں صدی ہجری

۱۳۹	علی بن سلطان محمد ملا علی قاری	۱۰۱۴
۱۴۰	محمد بن عبد الرؤف بن تاج العارفین مناوی	۱۰۳۱
۱۴۱	شیخ عبد اللہ عیدروس یمنی	۱۰۴۱
۱۴۲	محمد بن محمد بن علی شیخانی قادری مدنی	
۱۴۳	علی بن ابراہیم بن احمد بن علی بن نور الدین حلبی	۱۰۴۴
۱۴۴	احمد بن فضل بن محمد	۱۰۴۷
۱۴۵	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	۱۰۵۲
۱۴۶	محمد بن محمد مصری	
۱۴۷	محمد بن صفی الدین جعفر	
۱۴۸	صالح بن مہدی مقبلی	

گیارہویں صدی ہجری

۱۵۰	محمد بن عبد الرسول برزنجی مدنی	۱۱۳۰
۱۵۱	حسام الدین بن محمد بایزید سہارنپوری	
۱۵۲	میرزا محمد معتمد خان بدخشانی	

۱۵۳	محمد صدر عالم	
۱۵۴	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۱۱۷۶
۱۵۵	محمد بن اسماعیل بن صلاح	۱۱۸۲
۱۵۶	محمد بن علی صبان	
۱۵۷	ابراہیم بن مرعی بن عطیہ	
۱۵۸	احمد بن عبدالقادر عجلی	
۱۵۹	مولانا رشیدالدین خان دہلوی	
۱۶۰	مولوی محمد مبین لکھنوی	
۱۶۱	محمد سالم بخاری دہلوی	
۱۶۲	مولوی ولی اللہ لکھنوی	
۱۶۳	مولوی حیدر علی فیض آبادی[۱]	

(۱) عبیداللہ امرتسری، ارجح المطالب فی سیرت امیر المؤمنین: ۵۲۰-۵۲۴

مآخذ و مراجع

۱۔ **القرآن الحکیم**

۲۔ **آلوسی**، سید محمود (۱۲۱۷۔ ۱۲۷۰ھ / ۱۸۰۲۔ ۱۸۵۴ء)۔ **روح المعانی**۔ ملتان، پاکستان: مکتبہ امدادیہ۔

۳۔ **ابن ابی حاتم رازی**، ابو محمد عبد الرحمان (۲۴۰ ۔ ۳۲۷ھ / ۸۵۴ ۔ ۹۳۸ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء۔

۴۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد (۱۵۹۔ ۲۳۵ھ/ ۷۷۶ ۔ ۸۵۰ء)۔ **المصنف**۔ کراچی، پاکستان: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء

۵۔ **ابن ابی عاصم**، ابو بکر احمد بن عمرو ضحاک (۲۰۶۔ ۲۸۷ھ)۔ **الآحاد و المثانی**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۶۔ **ابن ابی عاصم**، ابو بکر احمد بن عمرو ضحاک (۲۰۶۔ ۲۸۷ھ)۔ **کتاب السنہ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۷۔ **ابن اثیر**، ابوحسن علی بن محمد جزری (۵۵۵۔ ۶۳۰ھ/ ۱۱۶۰۔ ۱۲۳۳ء)۔ **اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۸۔ **ابن اثیر**، ابو السعادات مبارک بن محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۴۴۔ ۶۰۶ھ/ ۱۱۴۹۔ ۱۲۱۰ء)۔ **النہایہ فی غریب الحدیث و الاثر**۔ قم، ایران: مؤسسہ مطبوعاتی اسماعیلیان، ۱۳۶۴ھ۔

۹۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی (۵۱۰۔ ۵۹۷ھ/ ۱۱۱۶۔ ۱۲۰۱ء)۔ **صفۃ الصفوہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۱۰۔ **ابن حبان**، محمد (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۱۔ **ابن عساکر**، ابو القاسم علی بن حسن (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔ ۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، البنان: دار الاحیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۱۲۔ **ابن قتیبہ دینوری**، عبد اللہ بن مسلم (۲۱۳۔ ۲۷۶ھ/ ۲۲۸ ۔۸۸۹ء)۔ **الامامہ و السیاسہ**۔ مصر: مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی، ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء۔

۱۳۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔ ۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البدایہ والنہایہ**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۱۴۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔ ۷۷۴ھ / ۱۳۰۱۔ ۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، البنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۵۔ **ابن ماجہ**، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔ ۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۱۶۔ **ابو محاسن**، یوسف بن موسی حنفی۔ **المعتصر من المختصر من مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان، عالم الکتب۔

۱۷۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔ ۱۰۳۸ء)۔ **حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۸۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی (۲۱۰۔ ۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔ ۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المامون للتراث، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۹۔ **احمد بن حنبل**، ابن محمد (۱۶۴۔ ۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔ ۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

۲۰۔ **احمد بن حنبل**، ابن محمد (۱۶۴۔ ۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔ ۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۲۱۔ **البانی**، محمد ناصرالدین (۱۳۳۳۔ ۱۴۲۰ھ / ۱۹۱۴۔ ۱۹۹۹ء)۔ **سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ** ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۲۲۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔ ۹۰۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

۲۳۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین (۳۸۴۔ ۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان: دارالآفاق الجدیدہ، ۱۴۰۱ھ۔

۲۴۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین (۳۸۴۔ ۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دارالباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۲۵۔ **ترمذی**، محمد بن عیسیٰ (۲۱۰۔ ۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۲۶۔ **حاکم**، ابو عبداللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری (۳۲۱۔ ۴۰۵ھ/۹۳۳۔ ۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دارالباز للنشر و التوزیع۔

۲۷۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری (۳۲۱۔ ۴۰۵ھ/۹۳۳۔ ۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۸۔ **حسام الدین ہندی** (۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۲۹۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی (۳۹۲۔ ۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دارالکتاب العربی۔

۳۰۔ **ذہبی**، محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳۔ ۷۴۸ھ/ ۱۲۷۴۔ ۱۳۴۸ء)۔ **سیر اعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء۔

۳۱۔ **رازی**، محمد بن عمر بن حسن بن حسین (۵۴۳۔ ۶۰۶ھ/ ۱۱۴۹۔ ۱۲۱۰ء)۔ **التفسیر الکبیر**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

۳۲۔ **زرقانی**، محمد بن عبد الباقی (۱۰۵۵۔ ۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔ ۱۷۱۰ء)۔ **شرح المواہب**

الدنیہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، اشاعت اول: ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء۔

۳۳۔ **سیوطی**، جلال الدین عبدالرحمٰن (۸۴۹۔ ۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۳۴۔ **شاشی**، ابو سعید ہیثم بن کلیب (م ۳۳۵ھ)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۳۵۔ **شاہ اسماعیل دہلوی** (۱۱۹۳۔ ۱۲۴۶ھ/ ۱۷۷۹۔ ۱۸۳۱ء)۔ **صراطِ مستقیم**۔

۳۶۔ **شاہ ولی اللہ محدث دہلوی** (۱۱۱۴۔ ۱۱۷۴ھ/ ۱۷۰۳۔ ۱۷۶۲ء)۔ **التفہیمات الالٰہیہ**، حیدرآباد، پاکستان: اکیڈمی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۷ء۔

۳۷۔ **شاہ ولی اللہ محدث دہلوی** (۱۱۱۴۔ ۱۱۷۴ھ/ ۱۷۰۳۔ ۱۷۶۲ء)۔ **ہمعات**۔

۳۸۔ **شوکانی**، محمد بن علی (۱۱۷۳۔ ۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔ ۱۸۳۴ء)۔ **در السحابہ**۔ دمشق، شام: دار الفکر، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۳۹۔ **شوکانی**، محمد بن علی (۱۱۷۳۔ ۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔ ۱۸۳۴ء)۔ **فتح القدیر**۔ مصر: ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۴ء۔

۴۰۔ **ضیاء مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۵۶۷۔ ۶۴۳ھ)۔ **الاحادیث المختارہ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۴۱۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔ ۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **المعجم الاوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۴۲۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد، (۲۶۰۔ ۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

۴۳۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔ ۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

۴۴۔ **طحاوی**، ابوجعفر (م ۳۲۱ھ)۔ **مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۳۳۳ھ۔

۴۵۔ **طیالسی**، ابوداؤد سلیمان (۱۳۳۔ ۲۰۴ھ/ ۷۵۱۔ ۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان:

دار المعرفہ۔

۴۶۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر صنعانی (۱۲۶۔ ۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔ ۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ کراچی، پاکستان: المجلس العلمی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۴۷۔ **عبیداللہ امرتسری۔ ارجح المطالب فی سیرت امیر المؤمنین**۔ لاہور، پاکستان: حق برادرز، ۱۹۹۴ء۔

۴۸۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن حجر (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **الاصابہ فی تمییز الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۴۹۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن حجر (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **تعجیل المنفعہ**۔ بیروت، البنان: دار الکتاب العربی، اشاعت اول۔

۵۰۔ **عسقلانی**، ابن حجر احمد بن علی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان، دارنشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۵۱۔ **ابن عقدہ**، ابو عباس احمد بن محمد بن سعید (م ۳۳۲ھ)۔ **کتاب الموالاۃ**۔

۵۲۔ **مبارکپوری**، ابو العلاء محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۵۔ ۱۳۵۳ھ)۔ **تحفۃ الأحوذی**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۵۳۔ **محاملی**، ابو عبداللہ حسین بن اسماعیل (۲۳۵۔ ۳۳۰ھ)۔ **امالی**۔ عمان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۲ھ۔

۵۴۔ **مجدد الف ثانی**، امام ربانی شیخ احمد سرہندی (۹۷۱۔ ۱۰۳۴ھ/ ۱۵۶۴۔ ۱۶۲۴ء)۔ **مکتوبات امام ربانی**۔ دہلی، بھارت: مطبع خاص مرتضوی۔

۵۵۔ **محبّ طبری**، ابو عباس احمد بن محمد (م ۶۹۴ھ)۔ **ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ**۔ جدہ، سعودی عرب: مکتبۃ الصحابہ، ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۵۶۔ **محبّ طبری**، ابو عباس احمد بن محمد (م ۶۹۴ھ)۔ **الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۵۷۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن عبد الرحمٰن (۶۵۴۔ ۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔ ۱۳۴۱ء)۔ **تحفۃ**

الاشراف بمعرفۃ الأطراف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۵۸۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن عبد الرحمٰن (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تہذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۵۹۔ **مناوی**، عبد الرؤف۔ **فیض القدیر**۔ مصر: مکتبہ التجاریۃ الکبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۶۰۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب**ؓ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۶۱۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۶۲۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **فضائل الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، اشاعت اول: ۱۴۰۵ھ۔

۶۳۔ **نووی**، ابو زکریا یحییٰ بن شرف (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **تہذیب الاسماء واللغات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

۶۴۔ **واحدی**، ابوحسن علی بن احمد (م ۴۶۸ھ)۔ **اسباب النزول**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ۔

۶۵۔ **ہیتمی**، احمد بن حجر (۹۰۹۔۹۷۳ھ/۱۵۰۳۔۱۵۶۶ء)۔ **الصواعق المحرقہ**۔ مصر: مکتبہ قاہرہ، ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء۔

۶۶۔ **ہیثمی**، علی بن ابوبکر (۷۳۵۔۸۰۷ھ/۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۶۷۔ **ہیثمی**، علی بن ابوبکر (۷۳۵۔۸۰۷ھ/۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔